Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی

رسالہ اردو ریویو آف ریلیجنز

نمبر ۴ ۵ اپریل سنہ ۱۹۳۱ء ایڈیٹر ۱۶ ذیقعد سنہ ۱۳۴۹ھ جلد ۳۰

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

ایڈیٹر و انچارج انگریزی ایڈیشن

مقام اشاعت

قادیان دارالامان

چندہ سالانہ ہندوستان میں تین روپے اور ہندوستان سے باہر ۳/۸ روپے

مصدقہ طلباء اور غیر احمدیوں سے ۲/۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مصنف
الطاعون نشان صداقت	۱۲۱ / ۱۴۱	مولانا محمد یعقوب صاحب۔ مولوی فاضل
نبی کریمؐ ایک مؤدّب کی حیثیت میں	۱۴۲ / ۱۴۸	مولوی احمد خاں صاحب نسیم چنگوی
حفاظتِ ریش	۱۴۹ / ۱۵۲	ماخوذ
مکالمہ مخاطبہ	۱۵۲ / ۱۵۴	ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
پارسیوں کے کچھ حالات	۱۵۵ / ۱۶۰	ماخوذ
مردم شماری		

خریداران ریویو سے

ماہ فروری کا رسالہ وی پی کر کے بھیجدیا تھا۔ تاکہ سنہ ۱۹۳۰ء کا بقایا اور سنہ ۱۹۳۱ء کی پیشگی رقم وصول ہو سکے۔ جن صاحبان نے یہ وی پی وصول کر لئے ہیں۔ ان کا شکریہ۔ اور جنہوں نے انکاری واپس کر دیئے ہیں۔ وہ خود ہی اپنے اس طرز عمل پر غور فرمائیں۔ ہم تو اپنا فرض بجا لا رہے ہیں۔ ہر مہینے مقرّرہ تاریخ پر رسالہ پیش خدمت کر دیتے ہیں۔ آپ اگر وقتِ مقرّرہ پر چندہ ادا نہ فرمائینگے۔ ہم اپنا کام کس طرح چلائینگے۔

اس وقت اس بات کی نہایت ضرورت ہے۔ کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی توسیع اشاعت کے لئے خاص کوشش کی جائے۔ چند مخلص نوجوان خدا کا نام لے کر اُٹھ کھڑے ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش مبارکہ کو پورا کرنے کے لئے ہر لکھے پڑھے احمدی کو اس رسالے کا خریدار بنائیں۔ اگر اس سال کم از کم پانچ سو خریدار نہ بڑھے۔ تو رسالے کا فنڈ نہایت کمزور ہو جائیگا۔ اور یہ سوال درپیش ہوگا۔ کہ رسالے کو کس طرح جاری رکھا جائے۔ جس کا جاری رکھنا نہایت ضروری اور لابُدی ہے۔ احباب جماعتِ احمدیہ میری ان بار بار کی درخواستوں کی طرف توجّہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مینیجر ریویو اُردو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الطاعون

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چمکتا ہوا نشان

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْھِمْ اَخْرَجْنَا لَھُمْ دَآبَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُھُمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ۝ پ ۲۰ (قرآن مجید)

"کئی نشان ظاہر ہونگے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائینگے۔ وہ دنیا کو چھوڑ جائینگے۔ اُن شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا۔ وہ قیامت کے دن ہونگے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ ایک ہولناک نشان۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

"خدا بچائے اور اپنی حفاظت و پناہ میں ہم سب کو رکھے۔" طاعون کسقدر مہلک اور تباہ کن مرض ہے۔ اور اِس کا نام ہی کتنا خوفناک اور انسانی بدن پر غیر معمولی لرزہ پیدا کر دینے والا ہے؟ اس کے ثبوت میں یہی بات کافی ہے کہ آج ہمیں دنیا میں کوئی بھی شخص ایسا نظر نہیں آتا۔ جو عذاب طاعون سے ناآشنا ہو اور جو اِس کے دہشتناک مگر عالمگیر اثر سے ناواقف و بے خبر ہو۔ کیونکہ طاعون نے متواتر اپنے حملوں اور شدید حملوں سے۔ متواتر لاکھوں اور کروڑوں جانوں کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر کے اتنا نام اور اتنی بلند شہرت حاصل کر لی ہے۔ کہ آج بچے بچے کے کان اِس کے نام سے آشنا ہیں۔ اور فرد فرد کی زبان سے اسکی ہلاکت اور تباہی کی افسوسناک داستان سُنی جاتی ہے۔ آہ اِس مہلک اور شدید وبا نے ہزاروں آباد گھروں کو ویرانہ بنا دیا۔ لاکھوں بھرے گھرانوں کو ہمیشہ کے لئے خاک میں سُلا دیا۔ وہ جو کبھی دنیا میں عیش اور آرام سے زندگی بسر کرتے تھے۔ ہمیشہ خوشی اور مسرت سے ہمکنار رہتے تھے۔ جنہیں معلوم ہی نہ تھا۔ کہ دُکھ کیا ہوتا ہے اور درد کیا۔ اِس سیلاب عظیم میں اس طرح بہ کر غائب ہو گئے۔ جیسے ایک تنکا بڑے تُند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مواج سیلاب کی لہروں میں کہیں کا کہیں چلا جائے۔ بہترین سپاہی جن کی قیمتی زندگی ملکی اور قومی مفاد کے لئے نہایت مفید ثابت ہو سکتی تھی۔ بہترین بچے جن کی عمدہ تربیت انہیں ابناءِ جنس کے لئے بیشمار فوائد کا موجب بنا سکتی تھی۔ بہترین مستورات اور بہترین مرد اِس وباء کا شکار ہو گئے۔ اور کچھ ایسے گئے کہ اپنا نام اور نشان تک باقی نہ چھوڑا۔ ہمارا فرض ہے اور اسلام اور قرآن ہمیں اِس امر کی تلقین کرتا ہے کہ ہم سراسر اپنے بھائیوں اور عزیزوں کی خیر خواہی اور بھلائی کے لئے اُن کی خدمت میں وہ باتیں پیش کریں کہ جن پر وہ اگر عمل پیرا ہوں۔ تو کچھ بعید نہیں کہ خدا یہ عذاب اُن پر سے ہٹائے۔ اور اپنی رحمت اُن پر نازل فرمائے۔ اور اپنے بے پایاں فضل کی چادر سے اُن تمام کو ڈھانک لے۔ کیونکہ وہ خود فرماتا اور اپنی پاک کتاب میں یہ کلام نازل فرماتا ہے رحمتی وسعت کل شیءٍ ؛

خدا ہرگز ظالم نہیں

پس اولاً اِس امر کو اصولی طور پر آپ اچھی طرح سمجھ لیں اور یقینی طور پر جان لیں کہ خدا ظالم نہیں۔ اور اُسے اپنی مخلوق سے کوئی عداوت اور بغض نہیں۔ بلکہ وہ یقیناً اپنی مخلوق سے اس قدر محبت رکھتا اور اتنی رحمت اور کرم کا برتاؤ کرتا اور کرنے کے لئے طیار رہتا ہے کہ ہماری قوت واہمہ کی بلند سے بلند پرواز بھی اُسکے عشرِ عشیر تک نہیں پہنچ سکتی۔ اور جب حالت یہی ہے تو کیا ہمارے قلوب میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ خدا پھر اِس عالمگیر عذاب کو کس غرض کے لئے اتنے سالوں سے لوگوں پر نازل کر رہا ہے اور کیوں ایسا ہے کہ کبھی گرمی میں زور ہوتا ہے اور کبھی سردی میں۔ کبھی کسی علاقہ میں اور کبھی کسی حصہ میں۔ طاعون ہے کہ پیچھا نہیں چھوڑتی۔ گندے شہروں میں بھی جاتی ہے اور پُر فضا مقامات پر بھی۔ شہروں میں بھی جاتی ہے اور گاؤں میں بھی۔ امیروں کو بھی پکڑتی ہے اور غریبوں کو بھی۔ بچوں کو بھی اور بوڑھوں کو بھی۔ عورتوں کو بھی اور مردوں کو بھی۔ ہر ایک شخص اِس سے نالاں اور ہر شہری اور ہر بدوی اس سے ترساں ہے ؛

عدم صفائی طاعون کا باعث نہیں

بیشک ایک کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ سبب اِس کا یہ ہے کہ لوگوں کو صفائی کی عادت نہیں رہی اُنکے مکانات گندے اور کپڑے گندے اور جسم گندے اور کھانے اور پینے کے تمام برتن گندے اور گھر کے تمام اسباب گندے ہیں۔ اُن کے گھروں میں چوہے ہیں اور مکھیاں ہیں اور مچھر ہیں۔ تنگ اور تاریک مکانات ہیں۔ جہاں روشنی نہیں جاتی اور دھوپ داخل نہیں ہوتی۔ اور ہوا کی آمد و رفت کا کوئی ذریعہ نہیں۔ کیچڑ اور گندگی اور نجاست کے ڈھیر اُن کے گھروں کے پاس لگے رہتے ہیں۔ اور وہ گنجان آبادی میں بود و باش رکھتے ہیں۔ اور اسی کثیف اور غلیظ ہوا میں وہ سانس لیتے اور اُٹھتے اور بیٹھتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر کوئی نہیں سوچتا۔ کہ پھر اِس کا کیا باعث ہے کہ صفائی ہوتے پر بھی طاعون آپکڑتی ہے۔ پُرفضا مقامات پر رہنے کے باوجود بھی طاعونی جراثیم داخلِ جسم ہوجاتے ہیں۔ صفائی کے تمام مراتب ملحوظ رکھتے ہوئے بھی وہی "عذاب الیم" آموجود ہوتا ہے۔ چوہے مارنے کے باوجود۔ اور پِسّو مٹانے کے باوجود۔ اور دھوپ اور روشنی اور ہوا مکانات کے اندر داخل کرنے کے باوجود اور ہر حفظِ ماتقدم کی احتیاط برتنے کے باوجود پھر انسانی دل دھڑکتا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ مبادا کہیں طاعون لاحق نہ ہوجائے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ صرف خوف ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ فی الواقع آموجود ہوتی ہے۔ اِس تشریح سے تو یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ اِس کا حقیقی باعث ہی کچھ اور ہے۔ کیونکہ اگر گندگی اور عدمِ صفائی ہی اس کا اصل باعث ہوتی۔ تو چاہیئے تھا کہ ہمیشہ گندے اور غلیظ رہنے والے اشخاص پہلے اِس وباء سے پکڑے جاتے۔ حالانکہ ہمارا مشاہدہ یہ ہے کہ بہت سے غلیظ اور ناپاک کپڑے پہننے والے شخص جنکے جسم سے اِتنی بُو آرہی ہوتی ہے کہ دوسرے شخص کا دماغ پھٹا جا رہا ہوتا ہے۔ اور تنگ اور تاریک مکانوں میں رہنے والے غریب بسا اوقات تندرست اور اچھے بھلے رہتے ہیں۔ مگر ایک دوسرا شخص جس کے کمرہ میں صفائی سے انسان کی آنکھیں بھی چُندھیا جاتی ہیں "گرفتارِ بلا" ہوجاتا ہے وہ کہ جو سینکڑوں مُردے نہلواتا اور اُنہیں لحد میں خود اپنے ہاتھوں اُتروا آتا ہے بالکل امن میں رہتا اور اچھا بھلا تندرست کام کاج میں مشغول نظر آتا ہے۔ مگر صرف گلی میں سے گذرنے والا آناً فاناً راہیٔ ملکِ بقا ہوجاتا ہے۔ یہ معمّے اور چیستانیں ضرور انسانی دماغ کو کسی اور راز کی طرف متوجّہ کرتی ہیں جو راز کہ یقیناً اِس عذابِ طاعون کا حقیقی باعث ہوسکتا ہے۔

طاعون خدائی عذاب ہے

مگر پیشتر اِس کے کہ اُس حقیقی باعث کا یہاں ذکر کیا جائے میں ایک اور اصل کی طرف آپ لوگوں کی توجّہ پھیرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ طاعون صرف آج ہی دنیا میں نہیں آئی صرف موجودہ دنیا میں ہی اس نے آفت نہیں مچائی۔ بلکہ آج سے ہزاروں برس قبل بھی متعدد مرتبہ آئی۔ یہ اُس وقت بھی آئی۔ جبکہ خدا کا نبی موسیٰ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) بنی اسرائیل کی طرف پیغامِ ہدایت لے کر آیا۔ خدا نے موسیٰؑ کو نبوّت کے جامہ میں ملبوس کرکے اپنے بندوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ مگر لوگوں نے انکار کیا۔ نہ صرف انکار بلکہ مخالفت کی اور موسیٰؑ کی ایذا رسانی پر کمربستہ ہوگئے قرآن شاہد ہے۔ احادیث شاہد ہیں اور تاریخ شاہد ہے کہ موسیٰؑ کی مخالفت پر بنی اسرائیل ایک عذاب کا شکار ہوئے۔ وہ عذاب کیا تھا۔ بغیر کسی استثناء کے سبھی کا اتفاق اِس امر پر ہے کہ وہ "طاعونی عذاب" تھا۔ خدا فرماتا ہے کہ فبدّل الذین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظلموا قولاً غیر الذی قیل لهم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون (بقرہ) کہ ہم نے بنی اسرائیل پر آسمان سے ایک بہت ہی بُرا عذاب نازل کیا۔ حدیث شاہد ہے کہ الطاعون رجزٌ اُرسل علٰے طائفةٍ من بنی اسرائیل (مشکوٰۃ) پس خدا عالم الغیب اور عالم الکل خدا اُس طاعون کا اصل محرک عدم صفائی اور گنجان آبادی کو قرار نہیں دیتا بلکہ وہ فرماتا ہے کہ انزلنا علی الذین ظلموا کہ لوگوں نے ظلم کیا۔ فسق اور فجور کیا۔ اور ہمارے مامور کا انکار اور مخالفت اور شدید مخالفت کی۔ تب ہم نے بھی اُس کی سچّائی کے اظہار کے لئے اور اُس کی نبوّت کے ثبوت کیلئے طاعون کو اس کا شاہد بنایا اور اس کے دشمنوں اور عنید مخالفوں کو اُس عذاب کا ایندھن بنا دیا۔ اور یہی ایک وہ اصل ہے جسے قرآنِ مجید نے متعدد مرتبہ بیان فرمایا ہے کہ

عذاب سے پہلے رسول کا ہونا ضروری ہے

عذاب اُسی وقت دُنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ جبکہ ایک مامور کی بعثت کے بعد لوگوں نے اُسے ایذاء اور تکلیف پہنچاتے میں زمین اور آسمان کے قُلابے ملا دیئے ہوں۔ وہ آپ فرماتا ہے کہ واذا اردنا ان نُهلِكَ قریةً امرنا مترفیها ففسقوا فیها فحقّ علیها القول فدمّرنٰها تدمیرا۔ کہ جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا فیصلہ کرتے ہیں تو اُن عیش پرستوں میں اپنا مامور مبعوث کرتے ہیں جب نہیں مانتے اور اُس کے درپئے ایذاء ہوتے ہیں۔ تو اُسوقت جبکہ حُجّت اُن پر پوری ہو چکی ہوتی ہے اپنا عذاب نازل کر کے اُنہیں مٹا ڈالتے ہیں۔ اِسی طرح فرمایا۔ کہ ماکنّا مهلکی القریٰ حتّٰی نبعث فی امها رسولاً یتلوا علیهم اٰیاتنا وما کنّا مهلکی القریٰ الّا و اهلها ظالمون کہ ہم تبھی لوگوں کو عذاب سے ہلاک کیا کرتے ہیں۔ جبکہ ہم اُن کے پاس ایک ایسی بستی میں جسے اُن کی ماں کا شرف حاصل ہونا مقدر ہوتا ہے۔ اپنا رسول بھیجتے ہیں۔ جو اُنہیں ہمارے احکام کی بجا آوری کا ارشاد کرتا ہے۔ جب نہیں مانتے بلکہ دُکھ پہنچاتے ہیں۔ تو ہلاک کر دیتے ہیں۔ اور اِسی امرِ مندرجہ بالا کی تائید اِس آیتِ کریمہ سے بھی ہوتی ہے کہ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا ؞

پس قرآن شاہد ہے کہ عالمگیر عذاب تبھی دنیا پر نازل ہوتا ہے جبکہ لوگوں کے دلوں میں بےدینی اور کُفر۔ فسق اور فجور انتہاء درجے پر بھرا پڑا ہو۔ اور وہ دنیا پر اس طرح گرے پڑے ہوں جس طرح گدھ اور چیلیں مُردار پر آ جمع ہوتی ہیں۔ صرف اِسی قدر نہیں بلکہ اُن لوگوں میں وہ رحیم و کریم خدا اپنا نبی اور مامور مبعوث کرتا ہے۔ کہ تا وہ سوئے ہُوئے جاگیں اور وہ غفلت میں پڑے ہُوئے چوکس و ہوشیار ہوں۔ اور وہ نیند کے متوالے اور کمینی دنیا کے طلبگار رضائے قدوس کی جانب متوجّہ ہوں۔ جب خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اِس رحمت اور مدد سے بھی وہ رُوگش و رُوگردان ہو جاتے ہیں اور اپنا مُنہ متکبّرانہ انداز سے دوسری جانب پھیر لیتے ہیں۔ تو پھر آسمانی صاعقہ اُن کے خرمنِ عیش و آرام پر بیک دفعہ گر کر اُن کا بکُلّی طور پر استیصال کر ڈالتا ہے ؛

موجودہ زمانہ کی حالت

پس اب جبکہ اس اصل کا قرآنِ مجید سے ہمیں پتہ چلا۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہُوا کہ طاعون ایک عذاب اور عالمگیر عذاب ہے۔ جو لوگوں کو تباہ کرتا جا رہا ہے۔ اور یہ کہ اِس عذاب کا اصل باعث فِسق اور لوگوں کے فجور ہیں۔ تو کیوں ہماری آنکھ لوگوں کی بدیوں اور اُن کی بُرائیوں پر نہیں اُٹھتی۔ اور کیوں ہماری آنکھ محض عدم صفائی اور ظاہری غلاظت پر جاتی اور بلند ہوتی ہے۔ سچ کہو کیا موجودہ زمانہ میں لوگوں کے قلوب میں وہی تزکیہ اور وہی پاکیزگی پائی جاتی ہے جس کی اسلام اور قرآن ہمیں تاکید کرتا ہے۔ اور کیا لوگوں کے دلوں میں وہی عشقِ خداوندی اور وہی دینی تڑپ اور وہی رضاءِ باری تعالیٰ کے حصول کا ولولہ اور جوش پایا جاتا ہے جسکو پیدا کرنا اسلام کا مُدّعا اور واحد مقصد ہے۔ جبکہ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ بدیوں کا ایک جال ہے جس میں اُن کے دل اٹکے ہوئے ہیں۔ اور دنیا پرستی کا ایک جذام ہے۔ جو بُری طرح سے اُنکو کھائے جا رہا ہے۔ تو پھر مَیں یہ پوچھونگا کہ کیوں لوگوں کی نظر اُس مامور پر نہیں پڑتی جو عین اُن کے زمانہ میں موسیٰؑ کی مانند ظاہر ہُوا۔ اور جو عین اُن کی روحانی تباہی کے وقت الٰہی دربار سے جامِ شفا لیکر مبعوث ہُوا ؛

موجودہ زمانے کا مامور

افسوس کہ دنیا میں کتنے ہی لوگ اپنی عمریں انبیاءؑ پر ہنسی کرتے ہوئے گذار دیتے ہیں۔ اور وہ یہی کہتے ہیں کہ فلاں شخص بھلا مامور بننے کے قابل ہی کب تھا۔ حالانکہ قابلیتوں کو جاننے اور پہچاننے والا خدا خود آپ ہے نہ کہ لوگ اور وہ خوب جانتا ہے کہ کون منصبِ رسالت کے لائق ہے اور کون نہیں۔ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ۔ مگر یہی بات تو پہلے لوگ بھی کہتے چلے آئے کہ لَوْلَا نُزِّلَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھلا اس قابل ہی کب تھا کہ اُس پر قرآن نازل کیا جاتا۔ اگر نازل ہی کرنا تھا تو کسی بڑے آدمی پر نازل ہوتا۔ اس سے بھی پہلے زمانہ پر غور کرو۔ فرعون نے کیا یہی نہ کہا تھا کہ اَلَمْ نُرَبِّکَ فِیْنَا وَلِیْدًا وَّ لَبِثْتَ فِیْنَا مِنْ عُمُرِکَ سِنِیْنَ۔ کہ مَیں نے ہی تو اے موسیٰ تجھے پالا اور پوسا۔ اور اب تُو نبی بن کھڑا ہُوا۔ پس لوگ تو ہمیشہ سے یہی کہتے چلے آئے اَنّٰی یَکُوْنُ لَہُ الْمُلْکُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْکِ مِنْہُ۔ مگر خدا جسے مامور کھڑا کرتا ہے۔ اُس کی تائید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے زبردست اور پُرہیبت نشانوں سے کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں اُس کی قبولیت بڑے زور سے پھیلاتا ہے۔ پس مَیں یہاں جس امر کو بیان کرتا ہوں۔ ممکن ہے بعض اشخاص اُسے ہنسی اور تمسخر کی نگاہ سے دیکھیں مگر حق یہی ہے کہ خدا نے اِس زمانہ میں

سیّدنا حضرت مسیح موعود حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

کو دنیا کا نجات دہندہ بنا کر بھیجا۔ اور آپؑ ہی کے انکار اور مخالفت کی بنا پر یہ عذاب دنیا پر نازل ہُوا۔ اگر سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ خدا کے مامور نہیں ہیں۔ تو کوئی ایک اُٹھے اور ثابت کرے کہ وہ خدائی مامور ہے۔ کیونکہ یہ کیا تعجب اور حیرت کی بات نہ ہوگی کہ لوگوں کے اندر فسق اور فجور بھی انتہا درجے پر ہو۔ عذابِ الٰہی بھی اُن کے دائیں اور بائیں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر مامور ہمیں کہیں نظر نہ آتا ہو حالانکہ اُس کا نظر آنا عذاب سے پہلے اور سب سے پہلے نہایت ضروری اور مقدم امر تھا۔

طاعون کا حقیقی باعث

پس حق یہی ہے کہ اس طاعون کا اصل محرک اور حقیقی باعث صرف یہ ہے کہ لوگوں نے سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پر جو خدائی آواز تھی بالکل کان نہ دھرا اُنہوں نے مُنہ پھیرا اور کہدیا کہ بھلا قادیان میں رہنے والا کب نبی ہو سکتا ہے۔ اور نہ سوچا کہ اپنے اپنے وقت کے رسولوں اور مامورین کو ہمیشہ لوگوں نے ایسا ہی جواب میں کہا۔ چنانچہ خود یہی باعث سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اپنی تحریرات میں بھی ظاہر فرماتے ہیں۔ حضورؑ نے تحریر فرمایا:۔

"یہ طاعون محض اس لئے ملکِ پنجاب میں سب مُلکوں سے زیادہ حملہ آور ہے کہ اِس ملک نے سب سے زیادہ خدا کی باتوں پر حملہ کیا۔ اور اسی مُلک نے خدا کے مامور اور مرسل کے مقابل پر طریقۂ رہزنی اختیار کیا۔ نہ آپ سلسلۂ حقّہ میں داخل ہوئے۔ نہ ہندوستان کے لوگوں کو داخل ہونے دیا۔ پس چونکہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اوّل درجہ کا مخالف یہی ملک تھا۔ اِسلئے اوّل درجہ کے طاعون سے اسی ملک نے حصّہ لیا۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۶)

پھر فرماتے ہیں:۔

"طاعون دنیا میں اس لئے آئی ہے کہ خدا کے مسیح موعود سے نہ صرف انکار کیا گیا۔ بلکہ اُس کو دُکھ دیا گیا۔ اُس کے قتل کرنے کے لئے منصوبے کیئے گئے۔ اُس کا نام کافر اور دجّال رکھا گیا۔ پس خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔" (دافع البلاء ص۸)

پس خوب یاد رکھو۔ کہ عذابِ طاعون کا حقیقی باعث اِس زمانہ میں صرف یہی ہے کہ خدا نے جب اپنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مامور دنیا کی اصلاح اور اُس کی ہدایت کے لئے اپنی سُنّتِ قدیمہ کے مطابق بستی قادیان میں نازل فرمایا۔ تو لوگوں نے اُسے دیکھ کر اپنے سروں کو ہلایا۔ اور ناک بھوں چڑھا کر متکبرانہ انداز سے اپنا رُخ دوسری جانب موڑ لیا۔ اور گویا انہوں نے خیال کیا کہ خدا اُسے یونہی بغیر نصرت و مدد کے رہنے دیگا۔ مگر خدا نے تو مدتوں پہلے اُسے فرما دیا تھا کہ:۔

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔"

پس خُدا اُس کی تائید میں اپنے تمام نشانوں سمیت کھڑا ہُوا۔ اور اُس نے سارے ملک کی فضاء میں ایسا تغیرِ عظیم پیدا کر دیا کہ طاعونی جراثیم اِک جوش میں اُٹھے اور انکار و ایذاء کرنے والوں کو اُٹھو نے کاٹنا اور زخمی کرنا شروع کر دیا۔ اور سُنّتِ خدائی بھی یہی ہے کہ وہ ایسی تمام بستیوں کو جو اُس کے مُرسلین کی نافرمانی کرنے والی ہوتی ہیں اپنے عذاب سے ہلاک کرتا ہے چنانچہ وہ خود اپنی پاک کتاب میں یہ فرماتا ہے۔ وکاین من قریۃٍ عتت عن امر ربّھا ورسلہ فحاسبنٰھا حسابا شدیدا وعذّبنٰھا عذابا نکرا۔ فذاقت وبال امرھا وکان عاقبۃ امرھا خسرا (پ ۲۸ الطلاق)

پس طاعون ہمارے آقا کی صداقت کا زندہ اور بہترین گواہ ہے۔ جو مخالفین کے گھر گھر انہیں بیدار کرنے جاتا اور یہ خبر دیتا رہتا ہے کہ اے میٹھی نیند سونے والو۔ اب بیدار ہو کہ سونے کا وقت گذر گیا۔ آسمانِ روحانی پر آفتابِ مہدویت جگمگا اُٹھا۔ تم اُٹھو اور ہوشیار ہو کہ اب شیطان لوہے کی مضبوط زنجیروں سے جکڑا گیا۔ اُس کا دَور دَورہ ختم ہُوا۔ اور اب محمدی دین کے بلند ہونے کا وقت آن پہنچا۔ پس مبارک ہو ایمان والوں کو کہ وہ خدا کی پناہ میں ہمیشہ رہینگے۔

قرآن میں طاعون کی پیشگوئی

پھر علاوہ ازیں ہم اگر قرآن مجید کا مطالعہ کریں۔ اور کتبِ احادیث کی ورق گردانی کریں۔ اور گذشتہ مقدسہ صحف اپنی نظروں تلے رکھیں۔ تو نہایت واضح طور پر ہمیں معلوم ہو سکتا ہے کہ الٰہی علم میں یہ مقدر تھا کہ طاعون اُس کے موعود مسیح کی صداقت کا گواہ ٹھہرتی۔ اور وہ بیشمار نفوس کو لقمۂ اجل بنا دیتی۔ کیا قرآن مجید میں خدا نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ:۔

واذا وقع القولُ علیھم اخرجنا لھم دآبۃً من الارض تکلّمھم انّ الناس کانوا بآیٰتنا لا یوقنون ۔

یعنی ہم لوگوں پر ایک ایسے زمانہ میں جبکہ اُن پر ہماری طرف سے صحیح طریق پر حجت قائم ہو جائیگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وہ ہماری نظروں میں فی الواقع مستوجب عذاب ہو جائینگے۔ ایک ایسا کیڑا نازل کرینگے۔ جو زمینی کیڑا ہوگا۔ اور جو اُن تمام لوگوں کو کاٹیگا۔ اور اُنہیں زخموں پر زخم لگائیگا۔ جنہوں نے ہمارے مامور کا مقابلہ کیا۔ کیونکہ اُنہوں نے ہمارے نشانوں پر کوئی یقین نہ کیا۔ بلکہ جھٹلایا اور ردّ کیا۔ اور اپنی پشت پیچھے ہمارے احکام کو ردّی سمجھ کر پھینک ڈالا ÷

بھلا سوچو کہ اس آیت کریمہ میں کتنی وضاحت اور صراحت سے عذاب طاعون کی خبر دی گئی ہے۔ کیا اس آیت قرآنی سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ "وہ سزا" لوگوں پر بطور عذاب نازل ہوگی اور یہ کہ "وہ سزا" حجت قائم ہونے کے بعد نازل ہوگی۔ اور یہ کہ "وہ سزا" ایسے کیڑے کے ذریعہ سے دی جائیگی۔ جو زمین سے نکلیگا۔ اور یہ کہ سزا اس لئے ہوگی کہ اُنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا ہوگا۔ اتنے اہم اور مختلف نتائج انسانی دماغ کو ایک اور امر کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ اتنا عالمگیر اور عظیم الشان عذاب بغیر کسی خاص مامور کی بعثت کے نہیں دیا جاسکتا۔ اب تم خود سوچ لو کہ اسلام میں آنیوالے مسیحؑ سے بڑھکر اور کس کا وعدہ ہمیں دیا گیا تھا۔ جبکہ متواتر مسیح موعودؑ کی بعثت کی اخبار قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور گذشتہ صحائف سے نظر آتی ہیں۔ تو لازماً اس عذاب کا صحیح وقت وہی ہے جبکہ مسیحؑ لوگوں کے درمیان ہو۔ اور وہ اُن کو پیغام پر پیغام پہنچاتا ہو۔ مگر لوگ ایسے ایک کان بھی نہ سُنتے ہوں۔ پس قرآن کی یہ آیت بالصراحت عذاب طاعون کی خبر دے رہی ہے۔ اور واضح مطالب سے ہر کس و ناکس پر یہ راز کھول رہی ہے کہ یہ عذاب بڑا خطرناک عذاب ہے جس کا واحد اور اکیلا باعث خدا کے مامور کو اذیت پہنچانا اور آیات الٰہیہ پر عدم یقین ہے ÷

حدیث میں طاعون کی پیشگوئی

پھر احادیث صحیحہ میں تم پڑھ دیکھو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ خدا کا نبی مسیح موعودؑ اور اس کے اصحاب خدا کے حضور دُعا کرینگے۔ جس پر خدا ان کے مخالفین پر ایک کیڑا بھیجےگا جو اُن کی گردنوں میں پیدا ہو کر اُنہیں کاٹیگا۔ اور یہ لوگ اُس کی وجہ سے یکایک اس طرح مر جائینگے کہ گویا وہ سب ایک ہی آدمی تھے۔ اس صحیح حدیث میں کس درست طریق پر موجودہ طاعون کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ کہ وہ لوگ اُس کی وجہ سے ویسے ہی فنا ہونگے جیسے ایک نفس۔ اور گردنوں میں کیڑا پیدا ہونا واضح طور پر موجودہ طاعون کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس قرآن اور حدیث دونو متفقہ طور پر شاہد و گواہ ہیں۔ کہ عین مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک شدید وباء سے لوگوں کی ہلاکت مقدر ہے۔ اور یہ کہ وہ وباء عذاب طاعون ہی ہے نہ کہ کچھ اور ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجیل میں طاعون کی پیشگوئی

پھر یہ بھی تو دیکھو۔ حضرت مسیح علیہ السّلام سے اُن کے حواریوں نے دریافت کیا۔ کہ آپ کی دوبارہ آمد کے کیا نشانات ہونگے۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ

(۱) "قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آئیگی۔ اور کال اور مری پڑیگی۔ اور جگہ جگہ بھونچال آئینگے"۔ متی ۲۴/۷ (پرانا ایڈیشن)

(۲) اسی طرح آپ نے حواریوں سے فرمایا۔ "جب تم اُس اجاڑنے والی مکروہ چیز کو جس کا ذکر دانیال نبی کی معرفت ہُوا۔ مقدّس مقام میں کھڑا ہُوا دیکھو۔ تو جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں جو کوٹھے پر ہو وہ اپنے گھر کا اسباب لینے کو نیچے نہ اُترے۔ اور جو کھیت میں ہو۔ وہ اپنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لوٹے"۔ (متی باب ۲۴ آیت ۱۶)

یہ بیّن اور روشن دلائل۔ یہ واضح اور کُھلے براہین اِسی ایک امر کی طرف ہمیں متوجہ کرتے ہیں۔ کہ طاعون دنیا سے کبھی فرو نہ ہو گی جب تک کہ ساری دنیا کے لوگ اپنے بُغض اور تعصّب کو دُور کر کے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں میں نہ آگریں چنانچہ خود یہی علاج حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے اپنی تحریرات میں بھی بیان فرمایا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں :۔

"اے عزیزو! اِس کا بجز اس کے کوئی بھی علاج نہیں۔ کہ اُس مسیح کو سچے دل اور اخلاص سے قبول کر لیا جائے۔ یہ تو یقینی علاج ہے۔ اور اِس سے کمتر درجہ کا یہ علاج ہے کہ اُس کے انکار سے مُنہ بند کر لیا جائے۔ اور زبان کو بدگوئی سے روکا جائے۔ اور دلمیں اُس کی عظمت بٹھائی جائے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ لوگ یہ کہتے ہوئے کہ یا مسیح الخلق عدونا ہماری طرف دوڑینگے"۔ (دافع البلاء صہ ۱۲)

نیز تحریر فرماتے ہیں :۔

"خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اِس بلائے طاعون کو ہرگز دُور نہیں کریگا۔ جب تک لوگ اُن خیالات کو دُور نہ کرلیں۔ جو اُن کے دلوں میں ہیں۔ یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں۔ تب تک طاعون دُور نہیں ہوگی"۔ (دافع البلاء صہ)

طاعون کا اکسیری علاج

پس اگر لوگ اس عذاب سے نجات حاصل کرنے کی تمنّا رکھتے ہیں۔ تو اُن کا مقدم فرض یہ ہے کہ وہ اپنے نفوس میں تغیّر پیدا کریں۔ اور اپنے دلوں میں الٰہی خشیت وارد کریں۔ اور وہ کلّی طور پر تقوٰی کے لباس میں ملبوس ہو جائیں دنیا داری ہوا و ہوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسمانی اور مکانی صفائی بھی جزو لاینفک ہے جس سے کسی طرح انکار نہیں۔ پس اب اُٹھو اور ہر رنگ میں صاف اور ستھرے ہو جاؤ۔ اور خصوصیت سے قلبی صفائی کا خیال رکھو۔ حضرت مسیح موعود ؑ نے فرمایا۔ اور خدا ہی کے ایماء سے فرمایا۔ کہ:۔

"جب تک دلوں کی وباء معصیت دُور نہ ہو۔ تب تک ظاہری وباء بھی دُور نہ ہو گی"

(اشتہار طاعون مورخہ ۶ فروری ۱۸۹۸ء)

پس تضرع اور بکاء کرو تعجب کیا کہ خدا یہ بلا لوگوں سے ہٹا لے۔ وہ تو فضلوں اور رحمتوں والا خدا ہے۔ خود قرآن مجید میں خدا نے فرمایا۔ اور افسوس اور حسرت کے رنگ میں فرمایا کہ فلولا اذ جاءھم باسنا تضرّعوا ولکن قست قلوبھم۔ کہ کیوں نہ ایسا ہوا کہ ہمارے عذاب پر لوگوں نے تضرّع کیا۔ کہ ہم اُن سے اپنے عذاب کو ہٹا لیتے۔ مگر افسوس قسی القلب لوگوں پر۔ کہ وہ نشان دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتے۔ اے کاش کہ وہ خدا کے حضور تضرّع اور بکاء سے کام لیں۔ اور خدا کے منادّ کی اُس آواز پر متوجہ ہو جائیں۔ جو نہایت میٹھے اور دلکش انداز میں قادیان سے بلند ہوئی ؎

کہ آں سعید ز طاعون نجات خواہد یافت ❊ کہ جست و جست پناہے بچار دیوارم

مرا قسم بخداوند خویش و عظمت او ❊ کہ ہست ایں ہمہ از وحیٔ پاک گفتارم

طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعود ؑ کی پیشگوئیاں

مگر علاوہ اِس کے کہ قرآن شریف میں اور احادیث صحیحہ اور مقدّسہ کتب میں طاعون کے متعلق متعدد پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے طاعون کے آنے سے مدّتوں پیشتر جس رنگ میں لوگوں کو ان عذابوں سے ڈرایا ہے۔ اور جس طریق پر آپ نے طاعون کے متعلق کئی مرتبہ پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ وہ اتنی کُھلی اور واضح ہیں کہ ہر صاحبِ بصیرت انسان اُن کا علم حاصل کرنے کے بعد حضور ؑ کی صداقت کا دِلی قائل ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ ضرور ایسا عظیم الشان شخص اپنے ہر دعویٰ میں صادق و راستباز ہے نہ کہ عیاذاً باللہ کاذب و خطاکار۔

پہلی پیشگوئی

چنانچہ دیکھ لو۔ کہ اُس زمانہ میں جبکہ پنجاب و ہندوستان میں طاعون کا کہیں نشان تک نظر نہ آتا تھا۔ اور ہمارے ملک کے اکثر باشندے مرضِ طاعون کا محض نام تک جاننے سے بھی ناواقف و بے خبر تھے۔ قریباً ۲۵ برس پیشتر خدائے عالم الغیب نے براہین احمدیہ میں یہ خبر اپنے مامور کے ذریعہ سے دنیا کے کانوں تک پہنچائی۔ الامراض تشاع والنفوس تضاع کہ زمانہ آنے والا ہے کہ امراض پھیلینگی اور بہت جانیں تلف ہونگی۔ اب تم خوب غور کر کے دیکھ لو۔ کہ یہ الٰہی کلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسمانی اور مکانی صفائی بھی جزو لاینفک ہے جس سے کسی طرح انکار نہیں۔ پس اب اُٹھو اور ہر رنگ میں صاف اور ستھرے ہو جاؤ۔ اور خصوصیت سے قلبی صفائی کا خیال رکھو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ اور خدا ہی کے ایماء سے فرمایا۔ کہ:-

"جب تک دلوں کی وباء معصیت دُور نہ ہو۔ تب تک ظاہری وباء بھی دُور نہ ہوگی"

(اشتہار طاعون مورخہ ۶؍ فروری ۱۸۹۸ء)

پس تضرع اور بکاء کرو تعجب کیا کہ خدا یہ بلا لوگوں سے ہٹا لے۔ وہ تو فضلوں اور رحمتوں والا خدا ہے۔ خود قرآن مجید میں خدا نے فرمایا۔ اور افسوس اور حسرت کے رنگ میں فرمایا کہ فلولا اذ جاءھم باسنا تضرعوا ولکن قست قلوبھم۔ کہ کیوں نہ ایسا ہوا کہ ہمارے عذاب پر لوگوں نے تضرع کیا۔ کہ ہم اُن سے اپنے عذاب کو ہٹا لیتے۔ مگر افسوس قسی القلب لوگوں پر۔ کہ وہ نشان دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتے۔ اے کاش کہ وہ خدا کے حضور تضرع اور بکاء سے کام لیں۔ اور خدا کے منادی کی اُس آواز پر متوجہ ہو جائیں۔ جو نہایت میٹھے اور دلکش انداز میں قادیان سے بلند ہوئی ؎

کہ آں سعید ز طاعون نجات خواہد یافت ٭ کہ جست و جُست پناہے بچار دیوارم

مرا قسم بخداوند خویش و عظمت او ٭ کہ ہست ایں ہمہ از وحی پاک گفتارم

طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

مگر علاوہ اِس کے کہ قرآن شریف میں اور احادیث صحیحہ اور مقدسہ کتب میں طاعون کے متعلق متعدد پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طاعون کے آنے سے مدتوں پیشتر جس رنگ میں لوگوں کو ان عذابوں سے ڈرایا ہے۔ اور جس طریق پر آپ نے طاعون کے متعلق کئی مرتبہ پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ وہ اتنی کھلی اور واضح ہیں کہ ہر صاحب بصیرت انسان ان کا علم حاصل کرنے کے بعد حضورؑ کی صداقت کا دلی قائل ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ ضرور ایسا عظیم الشان شخص اپنے ہر دعویٰ میں صادق و راستباز ہے نہ کہ عیاذاً باللہ کاذب و خطا کار ٭

پہلی پیشگوئی

چنانچہ دیکھ لو۔ کہ اُس زمانہ میں جبکہ پنجاب و ہندوستان میں طاعون کا کہیں نشان تک نظر نہ آتا تھا۔ اور ہمارے ملک کے اکثر باشندے مرض طاعون کا محض نام تک جاننے سے بھی ناواقف و بے خبر تھے۔ قریباً ۲۵ برس پیشتر خدائے عالم الغیب نے براہین احمدیہ میں یہ خبر اپنے مامور کے ذریعہ سے دنیا کے کانوں تک پہنچائی۔ الامراض تشاع والنفوس تضاع کہ زمانہ آنے والا ہے کہ امراض پھیلینگی اور بہت جانیں تلف ہونگی۔ اب تم خوب غور کر کے دیکھ لو۔ کہ الٰہی کلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے پُر ہیبت نشانوں کے ساتھ کس شوکت و شان کے ساتھ ظہور پذیر ہوئی۔ اور پھر کس طرح کروڑوں نفوس کو لُقمۂ اجل بناتی ہوئی اُس کے مسیحؑ کی صداقت دنیا پر واضح کر گئی ٭

دوسری پیشگوئی پھر اس مذکورہ بالا خبر کے علاوہ سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق سنہ ۱۸۹۴ء میں جب رمضان کے مہینہ میں مہدی موعودؑ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک زبردست پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور سورج و چاند کو آپؐ کی مقرر کردہ تاریخوں میں کسوف خسوف ہوا۔ تو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اس نشان کے متعلق ایک کتاب تصنیف فرمائی۔ جس کا نام آپ نے نور الحق رکھا۔ آپؑ نے اُس میں تحریر فرمایا:۔

"وحاصل الکلام ان الکسوف والخسوف اٰیتان مخوفتان۔ واذا اجتمعا فھو تھدیدٌ شدیدٌ من الرحمٰن۔ واشارۃٌ الیٰ ان العذاب قد تقرّر واکدّ من اللہ لاھل العدوان"

یعنی کسوف و خسوف دو ڈرانے والے نشان ہیں۔ اور اِن دونوں کا ایک ہی مہینہ میں جمع ہو جانا بڑی سخت دھمکی ہے۔ یعنی اِس امر پر کہ سرکشوں کے لئے عذاب مقدّر ہو چکا ہے۔ اور اُس کا ظاہر ہونا الٰہی بارگاہ میں فیصلہ پا چکا ہے۔ اِسی طرح آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ:۔

"اعلم ان اللہ نفث فی روعی ان ھٰذا الخسوف والکسوف فی رمضان اٰیتان مخوفتان۔ لقومٍ اتبعوا الشیطان۔ ولئن ابوا فان العذاب قد حان" جس کا مطلب یہ ہے:۔

کہ خدا نے اپنے الہام کے ساتھ میرے دل میں یہ پھونکا ہے۔ کہ لوگوں نے اگر اِس خسوف و کسوف والے نشان سے بھی کوئی فائدہ نہ اُٹھایا۔ بلکہ انکار پر انکار کیا۔ تو خدا کا عذاب اُن کے قریب ہے۔ یہ الفاظ کس کھُلے طریق پر ایک شدید عذاب کی پیشگوئی کر رہے تھے۔ مگر افسوس کہ لوگوں نے اِس سے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا۔ بلکہ اور زیادہ گمراہی اور ضلالت کے میدانوں میں قدم مارا۔ تب ضروری تھا۔ کہ خدا بھی اپنا عذاب اُن پر نازل فرماتا اور بتلاتا کہ سچّائی کس فریق کے پاس ہے اور کس کے پاس جھُوٹ ٭

تیسری پیشگوئی پھر حمامۃ البشریٰ میں آپؑ تحریر فرماتے ہیں ؎

فلمّا طغی الفسق المبیدُ بسیلہٖ ٭ تمنّیتُ لو کان الوباء المتبّرُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فانّ ھلاک النّاس عند اولی النّھٰی ٭ احبّ و اولیٰ من ضلالٍ مُخیّرٖ

کہ جب ہلاک کرنے والے گناہوں کا طوفان اپنی حدود سے تجاوز کر گیا۔ تو مَیں نے اپنے ربّ سے دُعا کی کہ اے خدا ایک تباہ کرنے والی وباء انپر نازل کر۔ کیونکہ ہر دانا و عقلمند کے نزدیک انسانوں کا مر جانا اُس گمراہی اور ضلالت سے بہت بہتر ہے جو خسران اور تباہی میں زیادہ کرے۔

چوتھی پیشگوئی

اِسی طرح سرّ الخلافہ میں بھی اُن مخالفین پر طاعون پڑنے کی آپؑ نے بددعا فرمائی۔ جن کی قسمت میں ہدایت مقدّر نہ تھی۔ الفاظ آپؑ کے یہ ہیں۔ ؎

وخُذْ ربِّ مَنْ عادی الصّلاح و مفسدًا ٭ و نزّل علیہ الرجز حقًّا و دمّر

و فرّج کروبی یا کریمی و نجّنی ٭ و مزّق خصیمی یا الٰہی و عفّر

کہ اے میرے خدا۔ جو شخص نیک راہ اور نیک کام کا دشمن ہے۔ اور فساد پر فساد کرتا ہے اُسے پکڑ اور طاعون کا عذاب اُس پر نازل کر کے اُسے ہلاک کر۔ اور اے میرے کریم میری بیقراریوں کو دُور فرما۔ اور مجھے غموں سے نجات دے۔ میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اُنہیں خاک میں ملا دے۔

یہ دُعائیں اُن دنوں کی ہیں۔ جبکہ اِس ملک میں طاعون کا کہیں نشان تک نہ تھا۔ اور لوگ خدا کے مامور کا انکار کر کے اُسے دُکھ پہنچانا اپنے لئے باعثِ ثواب سمجھتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ گویا خدا اُنہیں نہیں پکڑیگا۔ مگر خدا کا عذاب آخر نازل ہُوا۔ اور اُنہیں پتہ لگ گیا۔ کہ ایک نبی کو اذیّت پہنچانا الٰہی غضب کو کس طرح برانگیختہ کرتا ہے۔ اور یہ مختصر طور پر یاد رکھا جائے کہ انبیاءؑ اُسی وقت بددعا کرتے ہیں۔ جبکہ خدا کے حضور ایسے لوگ فی الواقع اپنے اعمالِ سیّئہ کی وجہ سے مستحقِ عذاب ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور بددعا بھی وہ خدائی ایماء اور خدائی حکم سے کرتے ہیں۔ نہ کہ اپنی طرف سے۔ پس جب لوگوں نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو دُکھ پر دُکھ پہنچائے اور تکلیفوں پر تکالیف۔ تو آپؑ کی آہیں بلند ہوئیں۔ اور یہ وبائیں دُنیا پر نازل ہوئیں۔ اِسی امر کی طرف آپؑ نے اِس شعر میں بھی اشارہ فرمایا ہے کہ ؎

شکر لِلّٰہ میری بھی آہیں نہیں خالی گئیں ٭ کچھ بنیں طاعوں کی صورت کچھ زلازل کے بخار

پانچویں پیشگوئی

پھر سراج المنیر میں بالصراحت آپؑ طاعون کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر گوسالہ پرستی کے سبب سے موت بھیجی تھی۔ یعنی ایک وباء ان میں پڑ گئی تھی۔ جس سے وہ مر گئے تھے۔ اسی مقام کے متعلق اس عاجز کو الہام ہُوا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا مسیح الخلق عدوانا۔ یعنی اے خلقت کے لئے مسیحؑ ہماری متعدی بیماریوں کے لئے توجہ کر۔ اور براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۹ میں اسی کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ وہ عزّ اسمہ فرماتا ہے انت مبارکٌ فی الدنیا والآخرۃ امراض الناس وبرکاتہٗ۔ ان ربك فعالٌ لما یرید۔ یعنی تجھے دنیا اور آخرت میں برکت دی گئی ہے۔ خدا کی برکتوں کے ساتھ۔ لوگوں کی بیماریوں کی خبر لے۔ کہ تیرا ربّ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ دیکھو یہ کس زمانہ کی خبریں ہیں۔ اور نہ معلوم کس وقت پوری ہونگی۔ ایک وہ وقت ہے جو دعا سے مرتے ہیں۔ اور دوسرا وہ وقت آتا ہے جو دعا سے زندہ ہونگے۔"

مگر جب بار بار کے جگانے کے باوجود بھی لوگوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ اور وہ ویسے ہی غفلت کے لحافوں میں سوئے رہے جیسے پہلے تھے تو حضورؑ نے ۶ر فروری ۱۸۹۸ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا اور اُس میں تحریر فرمایا کہ :۔

اِشتہارِ طاعون

"ایک اور ضروری امر ہے۔ جس کے لکھنے پر میرے جوشِ ہمدردی نے مجھے آمادہ کیا ہے۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ جو لوگ رُوحانیت سے بے بہرہ ہیں۔ اِسکو ہنسی اور ٹھٹھے سے دیکھیں گے۔ مگر میرا فرض ہے کہ میں اُسکو نوعِ انسان کی ہمدردی کیلئے ظاہر کروں۔ اور وہ یہ ہے کہ آج جو ۶ر فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں۔ اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں۔ جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا۔ کہ اُس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلیگا۔ یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلیگا۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا۔ اور مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہُوا اور وہ یہ ہے کہ اِنّ اللّٰہ لایغیّرُ ما بقومٍ حتّٰی یغیّروا ما بانفسھم انّہ اوی القریۃ۔ یعنی جب تک دلوں کی وباءِ معصیت دُور نہ ہو۔ تب تک ظاہری وبا بھی دُور نہ ہوگی۔"

اِسی اشتہار کے آخر میں چند اشعار میں آپ نے طاعون کا ایسا کھلا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ کہ میں اُنمیں سے بعض کا یہاں درج کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔ حضورؑ فرماتے ہیں :۔ ے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گر آں چیزے کہ مے بینم عزیزاں نیز دیدندے ✤ ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے

خور تاباں سیہ گشت است از بدکاری مردم ✤ زمیں طاعوں ہمی آرد پئے تخویف و انذارے

بہ تشویش قیامت ماند ایں تشویش گر بینی ✤ علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردارے

من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن بارے ✤ خرد از بہر ایں روز ست اے دانا و ہشیارے

غرض لوگوں کو جگایا گیا۔ اور اُن سوئے ہوؤں کو جھنجھوڑا گیا۔ لاکھوں جتن سے اُنہیں بیدار کیا گیا۔ مگر آہ کہ اکثر نہ اُٹھے۔ وہ زمینی مفادات کی طرف زیادہ راغب ہوئے۔ اور آسمانی فضا سے بہت دُور بھاگے۔ نتیجہ جو کچھ ہُوا۔ وہ سورج سے بھی بڑھکر روشن ہے۔ آبادیوں کو طاعون نے ویرانہ بنا دیا۔ ہزاروں پھولوں کو اُس نے عین عالمِ بہار میں اُن کی ڈالیوں پر سے توڑ پھینکا۔ بچوں کو یتیم اور عورتوں کو بیوہ بنا دیا۔ اور دنیا کے چاروں کونوں میں اک حشر برپا کر دیا۔ اور لوگ بے اختیار ہو کر ایک زبان سے کہہ اُٹھے کہ این المفر۔ مگر کوئی بھی علاج کارگر نہیں۔ سوائے قرآن کے علاج کے۔ اور وہ خود فرماتا ہے کہ یقول الانسان یومئذٍ این المفر۔ کلّا لا وزر الیٰ ربک یومئذٍ المستقر (پ۲۹ قیامۃ ع۱) یعنی اُس روز انسان پکاریگا۔ کہ آج ہم کہاں بھاگ کر جائیں۔ مگر سنو کہ آج کے دن کوئی بھی جائے پناہ نہیں ہے۔ صرف تیرے ربّ ہی کے پاس ٹھیرنا ہوگا۔

ہاں اس امر کو بھی خوب یاد رکھو۔ کہ رب العالمین ہی کے احکام کے مطابق مسیح موعودؑ دنیا میں آیا۔ پس آج مستقر مسیح قادیانیؑ کی غلامی ہی ہے نہ کچھ اور۔ یہی داروئے شفا بخش ہے اور یہی کامیابیوں کی کلید ہے۔

مسیح موعودؑ کا پیغام

پس اے وہ تمام لوگو! جو طاعون سے نجات حاصل کرنیکی تمنّا رکھتے ہو۔ اگر تم اِس بلاء سے بکلّی چھٹکارا پانا چاہتے ہو تو نیکی اور پاکیزگی کا لباس پہنو۔ اور بدیوں اور برائیوں سے اجتناب اختیار کرو۔ اور خدا کے موعود مسیحؑ کو صدق دل سے قبول کرو۔ ہمارے آقا نے فرمایا کہ

"اِس بیماری کے دفع کے لئے وہ پیغام جو خدا نے مجھے دیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ لوگ مجھے سچے دل سے مسیح موعودؑ مان لیں۔" (دافع البلاء صہ۶)

پس تمھارا کیا حرج مسیح موعودؑ ماننے میں۔ آخر تم بھی تو کسی کی شب و روز انتظار کرتے ہو۔ ہاں آؤ کہ ایک مرکز پر جمع ہو جاؤ۔ نوح کی کشتی پر اللہ کا نام لیکر سوار ہو جاؤ۔ ارکبوا فیھا بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا ان ربی لغفور رحیم۔ پس "یہ طاعون" جو عیش و عشرت کے منازل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

و محلات کو ایک لمحہ بھر کے اندر ہی ماتم کدہ بنا دیتی ہے۔ صداقتِ حضرت مسیح موعودؑ کا نہایت کھلا اور زبردست نشان ہے۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کس طرح اُجڑے ہوئے دیار اور ویران شدہ مکان خدا کے نبیؑ کا جلال اور اُس کی غیر معمولی صداقت و عظمت لوگوں پر ظاہر نہ کرتے ہوں۔ بلکہ یقیناً وہ ہر دیکھنے والے انسان کو اپنی زبانِ حال سے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ سیروا فی الارضِ فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذّبین ٭

اِنّی اُحافظُ کُل من فی الدار

زمین ہلائی گئی۔ اور جانیں تباہ کی گئیں۔ مگر افسوس کہ بینائی سے حصّہ نہ رکھنے والے لوگ ہمیشہ اعتراض کرتے رہے۔ چنانچہ کہنے والے کہتے ہیں کہ یہ طاعون بھلا مرزا صاحب کی صداقت کا کیونکر ثبوت بن گئی۔ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ آخر ثبوت بھی تو اس کا چاہیئے۔

مگر ایسے ہی مخالفوں کی جواب دہی اور مومنوں کے ایمانوں کی زیادتی کے لئے خدا نے پہلے سے حضرت مسیح موعودؑ کو فرما دیا تھا۔ انی احافظ کل من فی الدار کہ لوگ اگر یہ پوچھیں کہ یہ طاعون تیری صداقت کا کس طرح ثبوت ہو سکتی ہے تو تُو انہیں جواب دینا کہ خدا کا میرے ساتھ یہ عہد ہے کہ وہ مجھے اور ہر اُس شخص کو بلائے طاعون سے محفوظ رکھے گا جو میرے دار میں پناہ گزین ہو گا۔ اور یہ ثبوت ہو گا کہ وہ طاعون جو لوگوں کو تباہ کر رہی ہے، تیری مخالف نہیں۔ بلکہ تیری خادم اور نوکر ہے۔ اور وہ محض تیری تائید اور تیری صداقت کے اظہار کے لئے دُنیا میں نازل کی گئی ہے ٭

اب خوب غور کر کے دیکھ لو متعصّب سے متعصّب انسان بھی اِس امر سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ کس طرح یہ پیشگوئی نہایت وضاحت اور صراحت سے ہر طاعونی ایّام میں پوری ہو کر مخالفین کے دلوں پر تبر چلاتی ہے۔ کیونکہ ہم ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ قادیان میں بھی طاعون کی بعض وارداتیں ہو جاتی ہیں۔ اور یہاں تک کہ وہ مکان بھی طاعونی اثرات کے نیچے دب جاتے ہیں۔ جو کہ بالکل آپؑ کے مکانات سے متّصل ہیں۔ مگر خدا شاہد ہے کہ الدار کے اندر رہنے والے تمام کے تمام ہمیشہ خدا کی پناہ اور حفاظت میں رہتے ہیں۔ اور اے دنیا کے متوالو! اِس امر کو اپنی نوٹ بکوں میں اچھی طرح نوٹ کر لو۔ کہ جب تک دنیا میں طاعون ہے تب تک یہ پیشگوئی بھی پوری ہوتی رہیگی۔ اور ہمیشہ خدا کی حفاظت الدار رہنے والوں کے ساتھ ہو گی۔ دنیا پسند کرے یا نہ۔ مگر بہر حال خدا کا فیصلہ ہے۔ اور ایسا ہی ہُوا۔ اور آئندہ بھی ہو کر رہیگا ٭

کہنے والوں نے کہا ہے کہ دنیا میں کئی ایسے خاندان ہیں جن میں اب تک کوئی طاعونی کیس نہیں ہُوا۔ اور وہ اب تک محفوظ و مامون ہیں۔ پھر یہ الدار کی خصوصیت کیا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر ایسے لوگوں کو بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اتفاقی بچ رہنا اور چیز ہے مگر علی رؤس الاشہاد اپنی حفاظت کا قبل از وقت ہی اشتہار دینا بالکل اور چیز ہے۔ پہلی صورت اپنے اندر کوئی نشان نہیں رکھتی۔ مگر دوسری صورت نہایت زبردست اور عظیم الشان اعجاز کی حامل ہے۔ ہاں اگر اب بھی کسی کو شبہ ہو۔ اور وہ اسے اتفاقی امر قرار دیتا ہو۔ تو وہ بھی ایسا ہی اعلان شائع کر دے۔ اور دنیا کو یہ بتلا دے۔ کہ خدا مجھے بچائیگا۔ پھر تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا خود بخود دیکھ لیگی کہ یہ طاعون اُسے کس طرح کھا جاتی ہے۔ پس طاعون ایک زندہ اور زبردست نشان حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ہے۔ اور یہ اتنا بڑا نشان ہے کہ اس پر جتنا زیادہ سوچا اور غور کیا جائے۔ اُتنا ہی زیادہ انسانی ذہن حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت اور حقیقی عظمت سے لبریز ہو جاتا ہے اور بے اختیار دل پکار اُٹھتا ہے کہ ربّنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا۔ ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیّاٰتنا وتوفّنا مع الابرار۔

احمدی احباب سے خطاب اور طاعون کا رُوحانی علاج

ان امور کو بیان کرنے کے بعد میں اپنے احمدی احباب سے یہ چاہتا ہوں کہ انہیں جب خدا نے اپنے فضل سے مسیحؑ کا غلام بننے کا شرف عطا فرمایا ہے تو اُن کا مقدم فرض ہے کہ وہ خصوصیت سے دُعائیں کریں۔ اور اعمال صالحہ بجا لائیں۔ اور توبہ و استغفار کی طرف بالخصوص متوجہ رہیں۔ اور صدقہ وخیرات بھی کریں۔ اور کشتیٔ نوح کو بار بار پڑھیں اور اُس میں لکھی گئی باتوں پر عمل پیرا ہونیکی کوشش کریں۔ آیۃ الکرسی۔ سورۂ اخلاص اور معوذتین سوتے وقت اپنے جسموں پر تین تین دفعہ پڑھ کر پھونکا کریں۔ اور رب کلّ شیٍٔ خادمک ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی اور اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق۔ اور بسم اللہ الذی لا یضرّ مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم کا بار بار ورد کریں۔ اور دُعا کریں۔ اور قرآن مجید کی بہت تلاوت کریں۔ اور دُعا کریں کہ خدا اُن میں سے کسی ایک کو بھی شماتتِ اعداء کا موجب نہ بنائے۔ کیونکہ گو مومن کے لئے طاعونی موت اُسکے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ مگر یہ کوئی قابل تعریف شہادت نہیں ہے بلکہ موجودہ زمانے میں بہت ساری ٹھوکروں کا موجب ہے۔ اس لئے زیادہ تر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں ہی کی جائیں۔ کیونکہ دوسرے لوگ اعتراض کرینگے کہ یہ کیسا عذاب تھا جس میں اُسکے متبعین بھی شامل ہوگئے۔ گو کہ اُن کا یہ اعتراض کوئی معقول اعتراض نہ ہو۔ مگر سلسلہ کی اشاعت میں چونکہ یہ ایک روک واقع ہو سکتی ہے اور اس لئے بھی کہ یہ ایک شدید عذاب ہے اور اس لئے بھی کہ خالص مومن کبھی طاعون سے ہلاک نہیں ہو سکتا۔ دُعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ کشتیٔ نوح پر بار بار عمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کشتیٔ نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی پاکیزہ تعلیم بیان فرمادی ہے کہ آپؑ اُس میں فرماتے ہیں :-

"جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے۔ اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے۔ وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اُس کی شفاعت کریگی"

اور مسیح موعودؑ ہی کو خدا نے یہ فرمایا کہ :-

"وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا۔ وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا۔ تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھاوے"

اور کشتیٔ نوحؑ کے شروع میں ہی آپؑ فرماتے ہیں کہ اس تعلیم کی "پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے"

اور آخر میں جا کر فرمایا۔ کہ :-

"کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ۔ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ۔ کامل متقی طاعون سے بچایا جائیگا۔ کیونکہ وہ خدا کی پناہ میں ہے۔ سو تم کامل متقی بنو"

جو کچھ خدا نے طاعون کے بارے میں فرمایا۔ تم سُن چکے ہو۔ وہ ایک غضب کی آگ ہے۔ پس تم اپنے تئیں اس آگ سے بچاؤ۔ جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے اور کوئی خیانت اُسکے اندر نہیں۔ اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے۔ وہ بچایا جائیگا۔ لیکن وہ جو اس راہ میں سُست قدم سے چلتا ہے اور تقویٰ کی راہوں میں پورے طور پر قدم نہیں مارتا۔ یا دنیا پر گرا ہوا ہے وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے"

پس مبارک ہو کامل متقیوں کو کہ وہ خدا کی پناہ میں ہونگے۔ سو تم کامل متقی بننے کی کوشش کرو۔ طاعون بیشک اِک آگ ہے۔ مگر وہ الہام بھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے کہ :-

"آگ سے ہمیں مت ڈراؤ۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"

پس کیا ہوا۔ اگر دشمن قوی ہے۔ ع دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است

ہاں مگر اسکے ساتھ ہی یہ ضروری امر بھی ہے کہ **تبلیغ** کے ذریعے لوگوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ کیونکہ آخر وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ہمیں اُن کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہلاکت سے تکلیف پہنچتی ہے۔ہاں بیشک وہ نادان بھائی ہیں۔مگر ایک بھائی کب یہ پسند کر سکتا ہے کہ وہ اپنے نادان بھائی کو کنوئیں میں گرنے دے۔پس لوگ بہت جلد اُن کا ہاتھ پکڑیں۔اور اُنہیں ڈوبتے ہوئے بچائیں۔اور سمندر سے نکال کر ساحلِ پُر فضا پر لائیں۔اور آسمانِ رُوحانی کی اُنہیں سیر کرائیں۔اور یہی ایک وہ ذریعہ ہے کہ جس کے بعد طاعون دُنیا سے اُٹھ جائیگی۔اور امن اور مسرت کی لہر ہر ایک شخص کے چہرے پر ہمیں دوڑتی ہوئی نظر آئیگی ؁

انجیلی تعلیمات

عیسائیت کی مایۂ ناز تعلیمات پر ایک نظر

کیا انسان کی ہر دُعا قبول ہو سکتی ہے؟

دُعا کے متعلق عیسائیت نے ایک اور غیر معقول نظریہ لوگوں کے سامنے یہ پیش کیا ہے کہ انسان کی ہر دُعا قبول ہو سکتی ہے۔چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(ا) "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکوگے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائیگا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی" متی ۱۷/۲۰

(ب) "جو کچھ دُعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تمھیں ملیگا" متی ۲۱/۲۲

(ج) "میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے جسے وہ مانگتے ہوں اتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے اُن کے لئے ہو جائیگی" متی ۱۸/۱۹

(د) "اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے میں وہی کرونگا" یوحنا ۱۴/۱۳

پھر نہایت واضح الفاظ میں فرمایا:۔

(ی) "اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائیگا" یوحنا ۱۵/۷

اِن متعدد ارشادات سے واضح ہوتا ہے کہ عیسائیت دنیا کو یہ سکھاتی ہے کہ اگر انسان میں محض رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اُسکے لئے ... کوئی بات ناممکن نہیں رہیگی۔بلکہ جو چاہیگا وہی اُس کے لئے ہو جائیگا۔اور دُعا کے متعلق وضاحتاً فرما دیا کہ "جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس عیسائیت یہ اصل بیان کرتی ہے کہ انسان کی تمام دُعائیں قبول ہو سکتی ہیں۔ حالانکہ یہ اصل واقعاتِ روزمرہ اور مشاہدہ کے صریح خلاف ہے۔ ہم ہمیشہ دنیا میں دیکھتے ہیں کہ بہت لوگ اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے دُعائیں مانگتے ہیں مگر حکمتِ الٰہی کی وجہ سے اُن کی دُعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ وہ حیران ہوتے ہیں کہ کیوں اُن کی آہ آہ رسا نہیں ہوتی اور کس لئے اُن کا درد عرشِ الٰہی پر نہیں پہنچتا۔ مگر بالآخر انہیں یہی کہنا پڑتا ہے کہ کہ ہمارے لئے اِن دُعاؤں کا نہ قبول ہونا ہی غالباً مفید اور بابرکت ہوگا۔ اور اس میں شبہ ہی کیا ہے کہ فی الحقیقت ایسا ہی ہوتا ہے۔ بہت دفعہ انسان اپنی کوتاہیٔ علم کے باعث ایک دُعا کرتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ مجھے اگر فلاں مقصد میں کامیابی حاصل نہ ہوئی تو میری زندگی تلخ ہو جائیگی۔ لیکن چونکہ اُس کا علم ناقص ہوتا ہے اور خدا خوب سمجھ رہا ہوتا ہے کہ اگر اس کی دُعا میں نے قبول کر لی تو یہ اس کی ترقی کو مزید صدمہ پہنچانے والی ثابت ہوگی اِس لئے وہ اپنی شفقت و مروت کا اسی رنگ میں اظہار کرتا ہے کہ اُس کی دُعا کو وہ قبول نہیں فرماتا۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک بچہ اپنی نادانی کی وجہ سے خواہش کرے کہ ماں ایک انگارہ میرے ہاتھ میں پکڑا دے۔ تب کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ ایک ہوشمند ماں اپنے بچے کی اس خواہش کو پورا کریگی۔ وہ قطعاً اُس کی بات نہیں مانیگی۔ خواہ وہ کتنا ہی چیخے اور چلائے۔ بعینہٖ اسی طرح بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی مخصوص مقصد میں کامیابی چاہتا ہے مگر خدا کے حضور اُس میں ناکامی اُس کے لئے زیادہ مفید ہوتی ہے۔ پس وہ دُعا رد کر دی جاتی ہے۔ اگرچہ اُس کے اخلاص اور محبت کی وجہ سے خدا کے حضور اُس کے لئے بہت گرانقدر انعام جمع ہو جاتا ہے +

پس دنیا میں ہمارا مشاہدہ ہے کہ بہت لوگ باوجود اس بات کے کہ وہ سچے اور مخلص مومن ہوتے ہیں۔ اور اُن کا خدا کی قدرتوں طاقتوں اور جاہ و جلال پر پورا ایمان ہوتا ہے۔ دُعائیں مانگتے ہیں مگر اُن کی دُعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ پس ہم کیونکر سمجھ لیں کہ عیسائیت کا یہ کہنا درست ہے کہ اپنی دُعاؤں میں جو مانگو وہ مل جائیگا۔ کیا ایک چور چوری میں کامیابی کے لئے دُعا کرے تو اُس کی دُعا قبول ہو جائے گی۔ پھر اِس سے بھی عجیب یہ کہ اگر عیسائیوں کے دو فریق ہوں اور اُن میں جنگ بپا ہو۔ اور وہ دونو "یسوع ابنِ خدا" کی تعلیم پر پوری طرح کاربند ہوں۔ اور وہ دونو ہی یہ دُعا کریں کہ ہمیں ہی غلبہ حاصل ہو۔ تو بتلاؤ اُن دونو عیسائی فریق کی دُعائیں کس طرح قبول ہو سکتی ہیں۔ ضروری ہے کہ ایک کی دُعا رد کی جائے۔ اور اُن میں سے زیادہ مستحق کو اُس کا حق دیدیا جائے۔ الغرض اناجیل کا یہ کہنا کہ کوئی بھی بات انسانِ مومن کے لئے ناممکن نہیں ہو سکتی۔ اور یہ کہ ہر دُعا قبول ہو سکتی ہے۔ دونو ہی سرے سے غلط ہیں۔ بہت باتیں انسان کے لئے ناممکن ہوتی ہیں اور بہت دُعائیں ناقابلِ قبول ہوتی ہیں۔ بیشک انسان یہ خیال کرتا ہے کہ مجھے اس مقصد میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی چاہیئے۔ مگر خدا جانتا ہے۔ کہ اِسے غلطی لگی ہوئی ہے۔ اس میں ناکامی ہی اس کے لئے زیادہ مفید ہے۔ عسٰی ان تحبوا شیئًا وھو شرٌّ لکم کی صرف اسلام ہی ہے جس نے تعلیم دی۔ اور اسلام ہی ہے جس نے بتلایا کہ ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقصٍ من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃٌ قالوا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون یعنی بہت دفعہ اے مومنو! تمھیں مالی نقصان ہوگا۔ جانی نقصان ہوگا۔ قومی نقصان ہوگا۔ نسلی اور خاندانی نقصان ہوگا۔ مگر اِن سب نقصانات کی اصل غرض یہ ہے کہ تا جب تم صبر کرو تو خدا تمھیں بلند ترین مدارج عطا کرے۔ اور تمھارا قدم میدانِ معرفت میں پہلے سے بہت اونچے مقام پر پہنچائے۔ پس اسلامی تعلیم کے ماتحت بعض دفعہ بلکہ بسا اوقات دُعائیں قبول ہوتی ہیں تا انسان کو خدا کی قدرتوں پر یقین آئے اور اُس کی محبت دل میں جاگزین ہو۔ مگر بعض دفعہ دُعا ردّ بھی کردی جاتی ہے تا انسان جب قضاء الٰہی پر شاکر رہے تو اُسے خلعتِ فاخرہ اپنی معرفت اور محبت کی پہنائے ٭

پس یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ اور ہمارا مشاہدہ اور علم ظاہر کر رہا ہے۔ کہ یہی تعلیم درست ہے ورنہ کون ایسا عیسائی ہے جو اُٹھ کر ایک ہی دفعہ کہدے کہ اُس کی ہر دُعا آج تک قبول ہوتی ہے۔ کیا وہ مسیح پر ایمان نہیں رکھتے؟ کیا اُن میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں رہا؟ کیا ساری عیسائی دنیا میں آج کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو اس معیار پر پورا اُترے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے۔ کہ جو انجیل نے کہا تھا وہ کہا ہی غلط تھا۔ جس بلندی کا وعدہ دیا تھا وہ وعدہ ہی خیالی تھا۔ مگر قرآن نے جو کچھ کہا۔ وہ آج بھی بلکہ رہتی دنیا تک سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ اُس نے کہا کہ خدا بادشاہ ہے۔ وہ شہنشاہ ہے۔ بندہ غلام اور رعیت ہے۔ بادشاہ کا حق ہے کہ وہ رعایا کی معروضات میں سے جس کو چاہے ٹھکرا دے۔ اور جس پر چاہے اپنی مُہر تصدیق ثبت کردے۔ پس اے دُنیا کے برگشتہ لوگو! آؤ اور دامن اسلام پکڑ کر رضاءِ مولیٰ حاصل کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ بھٹک گے اور کوئی راہِ صواب نہیں پاؤ گے۔ خدا ہم سب کے ساتھ ہو ٭

خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل۔ قادیان دارالامان

ریویو کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں آپ کا قومی فرض ہے
اس لئے آپ اپنے اس فرض کو ادا کرنے کی طرف متوجہ ہوں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی کریم صلعم ایک مؤدّب کی حیثیّت میں

اہل بصیرت اصحاب سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ مؤدّب ہمیشہ وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جو خود کامل نمونہ ہو۔ میں اگر کسی شخص سے کہوں کہ فلاں فعل بُرا ہے تمھیں اس سے بچنا چاہیئے۔ حالانکہ خود میں اِس فعل کا مرتکب ہوتا ہوں تو یہ بات بالکل ویسی ہی ہوگی جیسے کہتے ہیں "دیگراں را نصیحت خود را فضیحت"۔ پس اس لئے حقیقی مؤدّب صرف وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جو خود ہر قسم کے فضائل و کمالات کا جامع ہو اور کسی قسم کا کوئی اخلاقی نقص اس میں موجود نہ ہو۔ چنانچہ اس پہلو کے لحاظ سے میں اس وقت چند باتیں حضرت نبی کریم صلعم کے متعلق ایسی لکھنا چاہتا ہوں جن سے پتہ چلے کہ آنحضرت صلعم اپنی اُمّت کو کس اعلیٰ شان میں دیکھنے کے متمنّی تھے۔ اور وہ اپنے متبعین کو کیسی بلند اور ارفع حیثیت دینا چاہتے تھے۔ اس حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے ہمارے واسطے ضروری ہے۔ کہ ہم دیکھیں کہ آنحضرت صلعم کیسے اعمال کرتے تھے اور کیسے افعال سے بنی نوع انسان کو بچنے کی تلقین فرماتے تھے۔ کیونکہ

ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

کا یہی مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے کامل نمونہ اور اُسوہ حضرت نبی کریمؐ (فداہ روحی) ہی کا بنایا ہے اور آپؐ کی ہی ایسی ہستی ہے۔ جو کامل نمونہ ہو سکتی ہے۔ ورنہ جو شخص خود اعمال حسنہ میں سست ہو۔ وہ کسی کو کیا نصیحت کر سکتا ہے۔ اور لوگوں کو بھی اس کی بات کی کیا قدر ہو سکتی ہے۔ بنا بریں میں نے چاہا اس ضروری مضمون پر کچھ روشنی ڈالوں۔ تاکہ آنحضرت صلعم کی سیرت کا یہ درخشاں پہلو بھی نہایت نمایاں طور پر احباب کے اذہان میں مستحضر ہو سکے۔ اور دنیا کو معلوم ہو جائے کہ نبی عربی صلعم نسلِ انسانی کو کن لطیف آداب کی تلقین فرما کر انہیں کس خوش اسلوبی سے روحانیت کے بلند ترین مقام کی طرف لے جاتے ہیں۔ چنانچہ ان آداب میں سے جن کی آپؐ نے اُمّتِ محمدیہ کو تعلیم دی ایک ادب یہ ہے۔ کہ آپؐ نے

حفظ السّر

کے متعلق بہت تاکیدی حکم فرمایا اور اس شخص کے متعلق جو اسرار کی حفاظت نہیں کر سکتا بلکہ اگر اس کو کسی کا بھید معلوم ہو جائے تو وہ اس کا ہر کس و ناکس کے پاس افشاء کرتا ہے۔ نہایت سخت الفاظ فرمائے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان من اشر الناس عند الله منزلة يوم القيمة الرجل يفضى الى المرأة و تفضى اليه ثم ينشر سرها۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ کہ بہت بُرے لوگوں میں سے مدرجے کے لحاظ سے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو اپنی عورت کی طرف جاتا ہے اور وہ اس کے پاس آتی ہے اور پھر وہ شخص اسکے بھید کو افشاء کر دیتا ہے۔

اس حکم پر صدائے اسلام پر لبیک کہنے والے صحابہؓ نے جو آنحضرت صلعم کے عشق میں مدہوش اور آپؐ کی محبت میں چُور تھے جس عمدگی سے عمل کیا۔ اس کے لئے میں ایک خورد سالہ بچے کا نمونہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب بچوں تک میں اسقدر فدائیت تھی تو بڑوں کی مضبوطیٔ قلب اور ایمانی پختگی کا تو قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

اتى علىّ رسول اللهؐ وانا العب مع الغلمان فسلم علينا فبعثنى فى حاجة فابطأت على امى فلما جئت قالت ما حبسك فقلت بعثنى رسول اللهؐ لحاجة قالت ما حاجته قلت انها سر قالت لا تخبرن بسر رسول اللهؐ احدًا۔

ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے۔ اس حال میں کہ میں بچوں میں کھیل رہا تھا آپؐ نے آتے ہی السلام علیکم کہا اور مجھے ایک کام کی خاطر بھیجدیا۔ میں اپنی والدہ کے پاس دیر سے آیا۔ جب میں آیا تو والدہ نے کہا کہ تم اتنی دیر کہاں رہے؟ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کرنے کو مجھے بھیجدیا تھا۔ والدہ نے کہا کہ کس کام کے لئے بھیجا تھا میں نے کہا کہ ایک راز کی بات ہے۔ تو والدہ نے فرمایا کہ تب نبی کریمؐ کی یہ راز کی بات کسی کے آگے مت کہنا۔

اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ کس طرح ایک کم سن بچہ ہے جو اپنی والدہ کے زیر عتاب ہے۔ وہ اس کو جھڑک رہی ہے کہتی ہے کہ بتلاؤ کہ تمہیں رسول اللہؐ نے کس کام کو بھیجا تھا۔ مگر وہ کہتا ہے کہ وہ راز کی بات ہے۔ میں نہیں بتلا سکتا مبارک وہ ماں جس نے ایسا بچہ جنا اور سلامتی ہو اس رسولؐ پر جس نے ان کو یہ بیش قیمت ادب سکھایا جس کا قیام امن میں گہرا دخل ہے۔ اللهم صل وسلم على حبيبك محمد صلى الله عليه واله وسلم۔

دوسرا ادب جو آنحضرت صلعم نے سکھایا وہ "**ایفائے عہد**" کے متعلق ہے۔ آپؐ نے منافقین کی علامات بیان فرماتے ہوئے فرمایا:۔

آيات المنافق ثلاث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان۔

ترجمہ:۔ منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب کوئی بات کہے تو جھوٹ بولے۔ اور جب کسی سے وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے ÷ پھر فرمایا:۔

اربع من کن فیہ کان منافقاً خالصاً ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتّٰی یدعھا (۱) اذا اؤتمن خان۔ (۲) واذا حدث کذب۔ (۳) واذا عاھد غدر۔ (۴) واذا خاصم فجر ÷

ترجمہ:۔ کہ جس میں یہ چار باتیں پائی جائیں وہ پکا منافق ہوتا ہے۔ اور جس شخص میں ان خصائل میں سے ایک پائی جائے تو گویا اس میں منافقت کی ایک علامت ہے جب تک کہ اس کو نہ چھوڑے۔

(۱) جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو کذب بیانی سے کام لے (۳) جب کسی سے عہد کرے تو اس کو توڑ دے۔ (یعنی پورا نہ کرے) (۴) اور جب کسی سے جھگڑ پڑے تو بیہودگی پر اُتر آئے ÷

اس سے صاف ظاہر ہے کہ وعدہ کی خلاف ورزی بھی منافقت کی ایک علامت ہے۔ پھر اس کے متعلق قرآن کریم میں بہت تاکیدی حکم وارد ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) اوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولاً۔ (۲) و اوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم۔ (۳) یا ایھا الذین اٰمنوا لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔

تیسرا ادب:۔ طلاقت وجہ

تیسرا ادب جو آنحضرت صلعم نے ایک مومن کو اس غرض کے لئے سکھلایا ہے کہ تا باہمی اُلفت ترقی پذیر ہو۔ اور تباغض اور تحاسد دلوں سے دُور ہو وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب اپنے کسی مُسلم بھائی سے ملو تو کشادہ روئی سے ملو۔ یبوست اور خشکی تمھارے چہرے پر نہ ہو اور نہ شکن تمھاری پیشانی پڑے ہوں بلکہ مسکراتے ہوئے اور کشادہ پیشانی سے ملو چنانچہ حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے۔

قال لی رسول اللہ صلعم لا تحقرنّ من المعروف شیئاً و لو ان تلقی اخاک بوجہ طلیق۔ (مُسلم)

تو گویا طلاقت وجہ عند اللقاء بھی ایک نیکی ہے اور ایسی نیکی ہے جس کے واسطے کچھ بھی تکلیف نہیں کرنی پڑتی ایسی آسان نیکی کو بھی اگر انسان اپنے ہاتھ سے جانے دے تو یہ کسقدر بد قسمتی ہوگی اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ ہمیں اس طریق پر ملنے سے کوئی خاص ثواب نہیں ملتا تب بھی یہ طریق آپسمیں محبّت اور میل جول پیدا کرنیکے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اور اس طریق سے ملنا انسان کا اخلاقی فرض ہے۔ جس کی خلاف ورزی دلوں میں کدورت و انقباض پیدا کرنے کا باعث ہو جاتی ہے ÷

چوتھا ادب:۔ سکینت و وقار ہے۔ چنانچہ آپؐ نے نماز کے متعلق تفصیلی احکام دیتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک یہ ادب بھی سکھایا۔کہ:۔

اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا وانتم تسعون واتوھا وانتم تمشون وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا۔

یعنی نماز جس وقت کھڑی ہو تو تم کو دوڑ کر نہیں آنا چاہیئے کیونکہ یہ سکینت اور وقار کے خلاف ہے *

پانچواں ادب:۔ **اکرام ضیف** ہے۔ پھر اکرام ضیف کے متعلق فرمایا:۔

من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہٗ۔

(ترجمہ) کہ جو خدا پر ایمان رکھتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے مہمان کی پورے طور پر خاطر و مدارات کرے *

پس اسلامی احکام کے ماتحت مومن کے واسطے اکرام ضیف اس کا فرض ہے کیونکہ اس سے تعلقات پختہ ہوتے ہیں اور آپسمیں محبت و اُلفت بڑھتی ہے۔ اور جماعت میں وحدت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور جب تک کسی جماعت میں وحدت و اتفاق پیدا نہ ہو وہ کیسے کامیاب ہو سکتی ہے *

چھٹا ادب:۔ **طلب خیر**۔

پھر فرمایا کہ جب تمھیں کوئی اہم کام درپیش ہو تو اس کام کو شروع کرنے سے پیشتر دو رکعت نماز استخارہ ادا کرو اور اس میں خدا سے خیر طلب کرو۔ اس سے ایک تو یہ فائدہ ہوگا کہ اگر اس کے حق میں وہ کام بہتر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کام کی توفیق عطا فرما دیگا۔ اور اگر بہتر نہ ہوگا۔ تو خدا اس کے بد انجام سے اسے محفوظ رکھیگا یا اس کے بد انجام کو نیک انجام سے مبدّل فرما دیگا یا اسے اس کام کی توفیق ہی نہیں دیگا۔ مگر ساتھ ہی دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس عرصہ میں وہ خود بھی غور کر لیگا۔ اور اپنے قابل اعتماد رشتہ داروں اور دوستوں سے مشورہ بھی لے لیگا جس سے کام کے حُسن و قبح کے تمام پہلو آنکھوں کے سامنے آجائینگے۔ پس آنحضرت صلعم نے یہ ادب سکھایا کہ جب کوئی کام کرو تو اس کے واسطے طلب خیر اور سوچنا اور مشورہ لینا ضروری امر ہے۔ کیونکہ بعض کام دیکھنے میں اچھے ہوتے ہیں۔ مگر نتائج بعد میں اچھے نہیں نکلتے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی فرمایا ہے۔ عسٰی ان تکرھوا شیئًا وھو خیر لکم وعسٰی ان تحبّوا شیئًا فھو شرٌّ لکم کہ ہو سکتا ہے کہ ایک چیز کو تم ناپسند کرو اور وہ تمھارے واسطے بہتر ہو اور ہو سکتا ہے تم ایک بات کو اچھی نظر سے دیکھو اور وہ تمھارے واسطے مفید نہ ہو *

پس چونکہ انسان خطاء و نسیان کا پُتلا ہے اور وہ ہر لمحہ ہر قدم پر ٹھوکر کھا سکتا ہے اس لئے خدا نے استقامت کا اصول سکھایا ہے تا اس وادیٔ پُرخار میں بغیر کسی کی راہبری کے انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چلکہ ہلاکت میں نہ پڑ جائے۔ کیونکہ جو کام انسان سوچ سمجھ کر نہ کرے اکثر اس میں غلطی کر جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے شاورھم فی الامر کہکر مشورہ کا حکم دیا۔ اور ساتھ ہی نبی کریمؐ نے استخارہ کا حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے کہ وہ اپنی نصرت اور تائید سے اس کے لئے آسانیوں کے دروازے کھولدیئے ؛

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں :-

کہ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلھا کما السورۃ من القرآن یقول اذا ھمّ احدکم بالامر یرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللّٰھمّ انی استخیرک الخ

ترجمہ :- کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر کام میں استخارہ سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورۃ آپؐ سکھایا کرتے تھے۔ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد کرے تو اس کو چاہیئے کہ فرضوں کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے اور پھر دُعا استخارہ پڑھے اور آخر میں اپنی حاجت کا نام لے ؛

مجلسی آداب

مجلسی آداب نہایت ہی ضروری ہیں کیونکہ ایک انسان کا پتہ اسی وقت لگتا ہے۔ جبکہ اس کے ساتھ کچھ معاملہ پڑے۔ بغیر کسی معاملے یا تعلقات کے کسی کے متعلق صحیح نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا مجالس میں انسان سے جتنی احتیاط ہو سکے وہ کم ہے جب انسان کسی محفل میں بیٹھے تو ہمیشہ اس میں خیر کا ذکر کرے۔ کیونکہ انسان کے ساتھی جو کراماً کاتبین ہیں وہ اس کا ہر کلمہ جو اس کے مُنہ سے نکلتا ہے۔ فوراً لکھ لیتے ہیں اس واسطے انسان کو یُوں ہی بیہودہ گوئی کرکے اپنا اعمال نامہ سیاہ نہیں کر لینا چاہیئے۔ بلکہ نیکی کی باتیں کرے تا اس کا اعمال نامہ حسنات سے پُر ہو۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے :-

مایکون من نجوٰی ثلٰثۃ الا ھو رابعھم ولا خمسۃ الا ھو سادسھم ولا ادنیٰ من ذالک ولا اکثر الا ھو معھم این ما کانوا ثم ینبئھم بما عملوا یوم القیٰمۃ ان اللہ بکل شیءٍ علیم ٥

کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کوئی مجلس نہیں تین آدمیوں کی مگر میں اس کا چوتھا ہوتا ہوں اور نہ پانچ کی کوئی مجلس ہے مگر میں اس میں چھٹا ہوں غرضیکہ زیادہ ہوں یا کم ہوں مگر میں ان کے ساتھ ہوں وہ کہیں بھی کیوں نہ ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر مَیں ان کو بتاؤنگا وہ جو انہوں نے کیا۔ قیامت کے دن مَیں اللہ وہ ہوں جو ہر چیز کو خوب جاننے والا ہوں۔ پس اس آیت سے بھی ظاہر ہے کہ انسان مجالس میں خیر کا ذکر کرے۔ اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مامن قوم یقومون من مجلس لایذکرون اللہ تعالیٰ فیہ الاقاموا عن مثل جیفۃ حمار وکان لھم حسرۃ۔ (ترجمہ) کوئی قوم نہیں ہے جو ایک مجلس سے اُٹھتی ہے ایسی مجلس سے جس میں اللہ کا ذکر نہیں تھا تو گویا وہ ایسی جگہ پر سے اُٹھی ہے جو گدھے کے مردار کی مانند ہے اور اُنکے لئے حسرت ہوگی۔

دوسرا ادب یہ ہے کہ مجلس سے کوئی اُٹھ کر جائے اور پھر واپس لَوٹ کر آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قال اذا قام احدکم من مجلس ثم رجع الیہ فھو احق۔ (مسلم)

(ترجمہ) کہ جب تم میں سے کوئی مجلس سے اُٹھکر جائے اور پھر لوٹ آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

تیسرا ادب مجلس میں اس جگہ بیٹھنا چاہیئے جہاں مجلس ختم ہوتی ہو کیونکہ لوگوں کی گردنوں سے پھلانگ کر جانا خلاف تہذیب ہے۔ اور جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیئے اگر اس کو صدر کے قرب کا شوق تھا تو پہلے جاتا۔ چنانچہ جابر بن سمرہ فرماتے ہیں:۔

قال کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتھی (ابوداؤد)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کس درجہ مُتادّب بنایا تھا اور ان میں کس طور پر آداب راسخ کردیئے تھے۔ اللّٰھمّ صلّ وسلم علیٰ نبیک۔

چوتھا ادب یہ ہے کہ لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنھما۔ (ابوداؤد)

مجلسی آداب میں سے یہ ادب ایک بہت ہی اہم ادب ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دو دوست بیٹھے ہیں یا دو بھائی بیٹھے ہیں اور ان میں تیسرا آکر یوں ہی گھس کر بیٹھ جائے تو کیسا ناگوار خیال کیا جائیگا۔ کیونکہ اچھے بھلے دو بیٹھے تھے ایک دوسرے کے قرب سے خوش تھے اس حالت میں ان میں ایک ان کے مذاق اور طبیعت کے خلاف شخص آکر بیٹھ جائے تو ان کو کیسی قلبی تکلیف ہوگی اس واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بات سے سختی سے منع کیا ہے۔

آج لوگ اسلامی آداب کو اختیار کرکے اپنے آپ کو مہذّب خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے ہی ایجاد کردہ آداب ہیں حالانکہ ان نادانوں کو پتہ نہیں کہ یہ سب نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے جو حضور نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی اُمّت میں پیدا کرنا چاہا۔ اور خدا کے فضل سے پیدا ہُوا۔ پس مبارک ہے وہ جس نے اس پاک نبیؐ کے در سے فیض حاصل کیا اور سلامتی ہو اس پر جو اس در پر سر تسلیم خم کیئے ہے +

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ عبدك المسیح الموعود۔ والسّلام

خاکسار احمد خاں نسیم چنگوی جامعہ احمدیہ قادیان دارالامان

حِفاظتِ ریش

{ہم داڑھی کے متعلق دو مبسوط مضمون ریویو میں چھاپ چکے ہیں۔ عام طور سے عوام النّاس میں مشہور ہے کہ شیعہ کے ہاں داڑھی کٹوانا مونچھیں بڑھانا جائز ہے اس لئے رسالہ الو اعظ سے ایک مضمون درج ذیل ہے جس سے شیعہ فقہ کا فتویٰ واضح ہے + (ایڈیٹر)}

(۱) قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ حلق اللحیۃ من المثلۃ ومن مثل فعلیہ لعنۃ اللّٰہ (منقول از جعفریات)

جناب رسالتمآبؐ ارشاد فرماتے ہیں داڑھی منڈوانا مثلہ (ناک کان کاٹنا) ہے اور جو شخص مثلہ کرے اُس پر خدا کی لعنت ہے +

ریش تراشی مثلہ کے افراد حقیقیہ میں سے ہو یا نہ ہو لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ اس حدیث سے ریش تراشی اور مثلہ کا حکماً ایک ہونا بالکل واضح ہے اور مثلہ کی حرمت مسلّم ہے حتیٰ کہ کافر حربی کا مثلہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ بلکہ یہ فعل اس قدر قبیح ہے کہ جناب امیرالمومنین نے واقعہ ضربت کے بعد امام حسن سے وصیت کی تھی کہ بیٹا ابن ملجم کو مثلہ نہ کرنا اس لئے کہ سرورِ کائنات نے کاٹنے والے کُتّے کا بھی مثلہ کرنا جائز نہیں قرار دیا ہے +

(۲) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیس منا من سلق ولاخرق ولا حلق (منقول از غوالی اللآلی)

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں لوگوں کے عیوب آزادی سے بیان کرنیوالا اور مال کو ناجائز امور میں صرف کرنیوالا اور داڑھی منڈوانے والا ہم سے نہیں ہے +

اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ ریش تراشی کا وہی حکم ہے جو مذکورۂ بالا دونو امروں کا ہے اور ان دونو کی حرمت بلا اختلاف مسلّم ہے بلکہ اسی بنا پر فرمایا ہے لیس منا (ان افعال کا مرتکب فطرت اسلامیہ سے خارج ہے) چنانچہ ایک حدیث میں فرماتے ہیں :۔

(ان المجوس جزّوا لحاھم ووفروا شواربھم آنحضرتؐ فرماتے ہیں مجوس نے داڑھیاں ترشوائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واما نحن نجز الشوارب و نعفی اللحی و ھی الفطرۃ۔

اور مونچھیں بڑھائیں اور ہم مونچھیں ترشواتے ہیں اور داڑھیاں بڑھاتے ہیں اور یہی فطرت اسلامیہ ہے)

(۳) عن علی بن جعفر قال سألت اخی علیہ السلام عن الرجل یاخذ من لحیتہ فقال اما من عارضیہ فلا باس و اما من مقدمھا فلا یاخذ (منقول از محاسن و قرب الاسناد)

علی بن جعفر بیان کرتے ہیں میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظمؑ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جو داڑھی کے بال چن رہا تھا تو فرمایا کہ رخساروں سے بال چننے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن چہرے کے سامنے کے حصّہ سے نہ چنے۔

فلا یاخذ صیغۂ نہی ہے اور نہی میں اصل حرمت ہے لہٰذا مقدم وجہ سے بالوں کا مونڈنا یا ترشوانا حرام ہوگا البتہ اصلاح کا جواز اور دلیلوں سے ثابت ہے ؛

(۴) عن حبابۃ الوالبیہ قالت رأینا امیر المؤمنین فی شرطۃ الخمیس و معہ درۃ لھا سبابتان یضرب بھا بیاعی الجری والمارماھی والزمیر والطافی و یقول لھم یا بیاعی مسوخ بنی اسرائیل و جند بنی مروان فقام الیہ فرات ابن الاخنف فقال یا امیر المؤمنین و ما جند بنی مروان فقال اقوام حلقوا اللحی و فتلوا الشوارب فمسخھم اللہ مارماھی (وسائل)

جناب حبابۂ والبیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المومنینؑ کو مجمع لشکر میں دیکھا کہ دست مبارک میں ایک تازیانہ ہے جس کے دو سِرے ہیں اور آپ اس سے جری و مارماہی و زمیر و طافی (مچھلیوں کی قسمیں ہیں) بیچنے والوں کو سزا دے رہے ہیں اور فرماتے جاتے ہیں کہ اے بنی اسرائیل و لشکر بنی مروان کے بیچنے والو! یہ سُنکر فرات بن اخنف اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا امیر المومنین لشکر بنی مروان سے کون لوگ مراد ہیں فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے داڑھیاں منڈوائیں اور مونچھوں کو بٹا پس وہ ان شکلوں میں مسخ کر دیئے گئے ؛

ظاہر ہے کہ مسخ اک قسم کا عذاب ہے اور عذاب ارتکاب محرمات پر ہوتا ہے لہٰذا ریش تراشی حرام ہوگی اور یہ واضح ہے کہ دین عیسوی کے احکام ہمارے لئے بھی اسی طرح قابل عمل ہیں جس طرح بنی اسرائیل کیلئے تھے البتہ شریعت اسلامیہ نے جن احکام کو منسوخ کر دیا ہے ان میں ناسخ پر عمل کرنا ہوگا اور حرمت حلق کا نسخ معلوم نہیں بلکہ عدم نسخ معلوم ہوتا ہے۔

اگر کسی شخص کو یہ خیال ہو کہ علت مسخ صرف داڑھی منڈوانا نہیں ہے بلکہ مجموعہ حلق لحیہ (داڑھی منڈوانا) و فتل شارب (مونچھ کو بٹنا) ہے لہٰذا اگر اس عبارت سے حرمت ثابت ہوگی تو مجموعہ کی نہ ہر ایک حلق و فتل کی ؛

تو یہ خیال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ یہ ہمیں تسلیم ہے کہ علّت مسخ مجموعی ہی ہے لیکن حرمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلق یوں نکلتی ہے کہ اس مجموعہ کا ہر جز علّت ہوگا اور باعث نزول عذاب فی الجملہ بھی حرام ہی ہو سکتا ہے نہ واجب و مستحب و مکروہ اور ریش تراشی کی مدخلیت فی الجملہ تسلیم کرنا ضرور ہے ورنہ اس کا ذکر اس مقام پر بے محل ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ نزول عذاب اور چیز ہے اور فی نفسہٖ حرمت اور شئے ہے۔ نزول عذاب کی علّت بیشک مجموعہ ہی ہے لیکن اس مجموعہ کے اجزا کا حرام ہونا بھی ضروری ہے +

(۵) قال رسول اللہ ؐ قصوا الشوارب واعفوا اللحیٰ ولا تشبھوا بالمجوس (من لا یحضرہ وسائل) آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ مونچھیں چھوٹی رکھو (لب کے کنارے سے بڑھنے نہ پائیں) اور ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مجوس سے مشابہ نہ ہو +

اس حدیث کی دلالت حرمت ریش تراشی پر بالکل واضح ہے اس لئے کہ امر میں وجوب اصل ہے اور وجوب کا ترک کرنا حرام ہے لہٰذا ڈاڑھی منڈانا بھی حرام ہوگا +

اگر کسی شخص کو یہ شبہ ہو کہ پہلا امر (قصوا) استحباب کے لئے ہے لہٰذا بدلالت قرینہ دوسرا امر (اعفوا) بھی استحباب ہی کے لئے ہوگا تو اس شبہ کا جواب دو عنوان سے دیا جا سکتا ہے +

پہلا جواب یہ ہے کہ صیغۂ امر میں اصل وجوب ہے لیکن امر اوّل کا استحباب بعض دلائل خارجیہ سے ثابت ہوتا ہے اس لئے مقتضائے اصل کے خلاف اُسکو مستحب مانا جائیگا، اور امر دوم کے استحباب پر چونکہ کوئی دلیل نہیں ہے اس لئے وہ اپنی اصل پر باقی رہیگا، علاوہ اس کے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ امر ثانی بھی استحباب کے لئے ہے مگر ڈاڑھی بڑھانے کی جو حد شریعت نے معیّن کر دی ہے یعنی ایک مشت وہ بھی مفہوم اعفوا میں داخل ہے جس کا حاصل یہ ہوا کہ ڈاڑھی ایک مشت رکھو، اب اس امر کے استحبابی ہونے میں کیا شک ہے لیکن اس بنا پر نفس ابقائے لحیہ (ڈاڑھی رکھنا) پر اعفوا اللحیٰ سے کوئی روشنی نہ پڑیگی نہ وجوب ثابت ہوگا نہ استحباب لیکن پھر بھی یہ حدیث مثبت حرمت ریش تراشی رہے گی اس لئے کہ جملہ مابعد یعنی لا تشبھوا بالمجوس نفس ابقاء کو واجب کرتا ہے اس لئے کہ حلق مستلزم تشابہ ہے اور تشابہ کی ممانعت کی گئی ہے لہٰذا ڈاڑھی رکھنا واجب اور منڈانا حرام ہوگا +

جواب دوم یہ ہے کہ ہم امر اوّل کا استحباب تسلیم نہیں کرتے اس لئے کہ مقتضائے امر وجوب ہے اور دلیل خارجی سے استحباب کا ثبوت قابل اطمینان نہیں ہے، اگر مجھ سے یہ کہا جائے کہ تقریباً تمام علماء استحباب امر اوّل پر متفق ہیں تو میں عرض کرونگا کہ یونہی امر ثانی کے وجوب پر بھی علماء کا اجماع ہے چنانچہ علامہ بہائی نے اعتقادات امامیہ میں اور میر باقر داماد نے شارع النجاۃ میں شہید نے قواعد میں نقی مجلسی نے شرح من لا یحضر میں اور علامۂ مجلسی نے حلیہ میں اور عارف کاشانی نے وافی و مفاتیح میں اور شیخ جعفر نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشف الغطاء میں اور صاحب جواہر نے جواہر الکلام میں اور شیخ یوسف بحرینی نے حدائق میں اور بحر العلوم نے درّہ میں اور حر عاملی نے وسائل میں اور مستجر تبریزی نے شرح مفاتیح و احسن التقویم میں اور ابن ابی جمہور نے غوالی اللئالی میں اور نعمۃ اللہ جزائری نے شرح غوالی میں اور دیگر حضرات نے اپنے مصنفات میں نہ صرف حرمت ریش تراشی کے فتوے دیئے ہیں بلکہ اکثر علماء نے دعوی اجماع کیا ہے بعض نے مسلّمات سے شمار کیا ہے انتہاء یہ ہے کہ شہید نے قواعد میں خنثیٰ پر بھی ریش تراشی کو اس احتمال کی بنا پر حرام لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ وہ مرد ہو اور بظاہر کسی نے کوئی ایسے لفظ بھی نہیں لکھے جس سے کسی اختلاف کا شائبہ بھی معلوم ہوتا ہو مثلاً علی الاصح یا علی الاقوی وغیرہ اور اگر بالفرض کسی کا شاذ و نادر قول ہو بھی تو ظاہر ہے کہ وہ قادح اجماع نہیں ہو سکتا ؛

بالجملہ استحباب امر اوّل کا مستند اس قدر قوی نہیں معلوم ہوتا جتنا کہ وجوب امر ثانی کا، بلکہ معصوم کا عمل اخذ شارب (موچھیں ترشوانا) کے متعلق یہ ملتا ہے ؛

احفی شاربه حتیٰ لصقه بالعسیب (الذی هو منبت الشعر) (وسائل)
مونچھوں کو اتنا باریک کرایا کہ عسیب سے ملا دیا اور عسیب اوپر کے لبوں کا وہ حصہ ہے جس پر بال اُگتے ہیں۔

اس سے بالاتر یہ ہے کہ جناب امیر المومنین فرماتے ہیں :-

لو لم اخف من عذاب الله لکویت موضع الشارب۔
اگر مجھے عذاب خدا کا (غالباً حرمت ایذا کی وجہ سے) خوف نہ ہوتا تو مونچھ کے اُگنے کی جگہ کو داغ دیتا۔

بلکہ من لا یحضرہ الفقیہ میں صریحی امر نون کی تاکید سمیت موجود ہے۔

لا یطولن احدکم شاربه۔
تم میں سے کوئی اپنی مونچھوں کو ہرگز نہ بڑھائے۔

محصل جواب یہ ہُوا کہ یا تو دونو امر صریحاً وجوب کے لئے ہیں یا کم از کم یہ کہا جا سکتا ہے کہ وجوب امر ثانی کی وجہ سے وجوب امر اوّل پر استدلال کرنا اقویٰ ہے بخلاف اسکے کہ استحباب امر اوّل سے استحباب امر ثانی پر استدلال کیا جائے ؛

ممکن ہے کہ کسی کو یہ خیال ہو کہ اگر مجوس ڈاڑھی مُنڈوانا چھوڑ دیں تو ریش تراشی حرام نہ رہیگی اس لئے کہ مدار حرمت تشبیہ ہے اور وہ اس صورت میں باقی نہ رہیگا ؛

تو یہ خیال بھی صحیح نہیں اس لئے کہ تشبیہ بالمجوس بیان حکمت ہے نہ بیان علت ! مانا کہ علت ہے لیکن از قسم معرفات ہے نہ علت تامّہ ؛

یہ چند دلیلیں اثبات حرمت ریش تراشی میں کافی سے زیادہ ہیں باقی جو حضرات فریب نفس کی وجہ سے عمداً سمجھنا ہی نہیں چاہتے اُن کے لئے دفتر کے دفتر بھی ناکافی ہیں۔ اب میں اپنے اس مضمون کو دو مختصر باتوں پر ختم کرتا ہوں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) ریش تراشی کی حرمت صرف ہمارے ہی یہاں مسلّم نہیں ہے بلکہ مسلمات اسلام سے ہے صحاح ومعتبرات اہلسنت اخبار و اقوال حرمت سے مملو ہیں (۲) ریش تراشی ایک جہت سے بہت سے گناہان کبیرہ سے بدتر ہے اس لئے کہ اُن میں اخفاء ممکن ہے لیکن اس میں تقریباً تجاہر بالفسق لازم ہے جس کے معنے خدا کی کھلی ہوئی مخالفت کے ہیں ۔ (الواعظ)

مکالمہ مخاطبہ

اس کے معنے ہیں ایک دوسرے سے کلام خطاب کرنا۔ اور وحی و الہام کے اقسام کے بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ذکر بکثرت فرمایا ہے۔ یہ کلام الٰہی کی ایک اعلیٰ قسم ہے جس میں خدا تعالیٰ اپنے بندہ سے کلام کرتا ہے۔ پھر بندہ اس کا جواب دیتا ہے یا سوال کرتا ہے پھر خدا کلام کرتا ہے غرض کئی کئی دفعہ آپس میں باتیں یا سوال جواب ہوتے رہتے ہیں۔ سو یہ وہ قسم الہام و وحی کی ہے جس میں کوئی شک و شبہ اور تاریکی نہیں ہوتی جیسی کہ شیطانی الہام اور حدیث النفس میں ہوتی ہے۔ کئی ملہم اپنے الہام سُناتے ہیں مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے الہام میں صرف کوئی فقرہ یا لفظ زبان پر جاری ہو جاتا ہے یا سُنا جاتا ہے اور بس۔ مکالمہ مخاطبہ اس میں تلاش کرو تو ندارد ہوتا ہے۔ حالانکہ جو یقین اور قوّت مکالمہ مخاطبہ میں ہوتی ہے وہ ایک اُڑتے ہوئے فقرہ میں کبھی نہیں ہو سکتی۔ مکالمہ مخاطبہ کے وقت خدا ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سامنے بیٹھا ہُوا ہے وہ ہر سوال یا دُعا یا جواب کو سُنتا ہے پھر اس کے مطابق جواب دیتا ہے پھر سُنتا ہے پھر جواب دیتا ہے پھر سُنتا ہے پھر جواب دیتا ہے۔ سو یہ ایسی صورت ہے کہ اس میں خدا کے وجود اور اس کے کلام اور قبولیّت دُعا اور ان نشانات اور علوم پر جو ظاہر کیئے جاتے ہیں کوئی شبہ کی صورت باقی نہیں رہتی۔ ہرگز شیطانی الہام اور حدیث النفس صورت مکالمہ اور مخاطبہ کی اختیار نہیں کر سکتے۔ اس لئے اسے ایک عظیم الشان قسم وحی کی سمجھا گیا ہے جس سے ادنیٰ درجہ کے ملہم محروم ہیں۔ اور اسی کی کثرت محدّثین اور انبیاءؑ میں متحقق ہے۔ اب مَیں کچھ نمونہ بعض انبیاءؑ کے مکالمات اور مخاطبات کا بیان کرتا ہوں تاکہ لوگ اس سے واقف ہوں کیونکہ مَیں نے دیکھا ہے کہ صرف ایک لفظ یا فقرہ کا نام لوگ مکالمہ اور مخاطبہ رکھ لیتے ہیں حالانکہ مکالمہ اور مخاطبہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے ضروری ہے کہ وہ کلام اس طرح ہو جس طرح دو آدمی یا دوست آپس میں آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں یا سوال جواب کرتے ہیں۔

ابراہیم علیہ السّلام کا نمونہ

ابراہیمؑ:- ربّ ارنی کیف تحیي الموتیٰ (اے ربّ مجھے دکھا کہ تو مردے کس طرح زندہ کرتا ہے)

اللہ تعالیٰ:- اولم تؤمن (کیا تو نہیں مانتا؟)

ابراہیمؑ:- بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی (کیوں نہیں۔ لیکن اس لئے کہ میرا دل مطمئن ہو)

اللہ تعالیٰ:- فخذ اربعۃً من الطیر..... الآیہ (اچھا تو پھر چار پرندے لے اور..... الخ)

موسیٰ علیہ السّلام کا نمونہ

(سورہ طٰہٰ)

اللہ تعالیٰ:- وما تلک بیمینک یا موسیٰ۔

موسیٰؑ:- ھی عصای اتوکؤا علیھا واھش بھا علیٰ غنمی ولی فیھا مآرب اخریٰ۔

اللہ تعالیٰ:- القھا یا موسیٰ......... الآیہ

موسیٰؑ:- ربّ اشرح لی صدری....... الآیہ

اللہ تعالیٰ:- قد اوتیت سؤلک یا موسیٰ۔

ذکریاؑ کا نمونہ

ذکریاؑ:- ربّ انی وھن العظم منی......... الآیہ

اللہ تعالیٰ:- یا ذکریا انا نبشرک بغلٰم ن اسمہ یحییٰ...... الآیہ

ذکریاؑ:- ربّ انّٰی یکون لی غلام و کانت امراتی عاقر؟......... الآیہ

اللہ تعالیٰ:- کذالک........ الآیہ

ذکریاؑ:- ربّ اجعل لی اٰیۃ......... الآیہ

اللہ تعالیٰ:- اٰیتک الا تکلم الناس ثلٰث لیالٍ سویّا..... الآیہ

نوحؑ کا نمونہ

نوحؑ:- ربّ ان ابنی من اھلی......... الآیہ

اللہ تعالیٰ:- یا نوح انہٗ لیس من اھلک....... الآیہ

نوحؑ:- ربّ انّی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم..... الآیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ:۔ یا نوح اھبط بسلام منّا و برکاتٍ علیک ...... الآیہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کا نمونہ (معراج کی رات)

اللہ تعالیٰ نے پہلے روزانہ ۵۰ نمازیں فرض کیں۔ پھر موسیٰؑ کے کہنے پر

آنحضرتؐ نے عرض کیا کہ یہ میری اُمّت کے لئے زیادہ ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا ۱۰ کم کر دو۔

پھر موسیٰؑ کے کہنے پر آنحضرتؐ نے مزید تخفیف کے لئے عرض کیا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا ۱۰ اور کم کر دو

پھر آنحضرتؐ نے اسی طرح عرض کیا

پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اچھا ۱۰ اور کم کر دو

غرض اسی طرح ہر دفعہ واپسی اور بار بار مکالمہ مخاطبہ ہوتا رہا یہانتک کہ آخر ۵ نمازوں کا حُکم رہ گیا۔

مسیح موعودؑ کا نمونہ

میاں عبدالرحیم پسر نواب محمد علیخاں صاحب سخت محرقہ کے بخار سے بیمار ہوئے اور کوئی صورت جانبری کی نہ تھی تو حضور علیہ السّلام نے ان کے لئے دُعا فرمائی۔

مسیح موعودؑ:۔ نے اس مضمون کی دُعا کی کہ اللہ تُو عبدالرحیم خاں کو شفا بخش۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔

مسیح موعودؑ:۔ یا الٰہی مَیں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ۔ من ذا الذی یشفع عندہٗ الا باذنہٖ۔

مسیح موعودؑ:۔ (خاموش)

اللہ تعالیٰ:۔ انک انت المجاز۔

اسپر مسیح موعودؑ نے تب نہایت تضرع اور ابتہال سے دُعا شروع کی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے وہ شفاعت منظور فرمائی۔

غرض یہ صرف ایک ایک نمونہ مَیں نے بعض انبیاءؑ کا پیش کیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ مکالمہ مخاطبہ سے کیا مراد ہے اسی کو قرآن مجید نے دوسرے الفاظ میں قرّبناہ نجیا کہکر بیان کیا ہے کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس قسم کی وحی صاحبِ وحی کے قرب پر دلالت کرتی ہے۔ اور اسی کی کمیّت اور کیفیّت کی کثرت نبوّت کا ثبوت ہے *

پارسیوں کے کچھ حالات

ہم ان پارسیوں کے وہ حالات تحریر کرینگے جو شاید بہتوں کو نہ معلوم ہوں۔ پارسیوں نے اپنی سلطنت کھو کر یہ نشان اختیار کر لی۔ کہ جہاں گئے وہاں کے سے ہو گئے۔ ہمارے ساتھ جے پور میں ایک پارسیوں کا لڑکا پڑھا کرتا تھا۔ جس کا باپ ڈرائیور تھا۔ ایک مرتبہ جب مَیں نے اس سے کہا (انگریزی میں) تم آگ کی پُوجا کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا۔ نہیں ہم آگ کی پُوجا نہیں کرتے۔

حق یہ ہے کہ اگلے رومی بھی آگ ہر وقت جلائے رکھتے تھے۔ اور ہندو بھی اگنی دیوتا کی پُوجا کرتے ہیں۔ اور ہندوؤں میں تو ایک نکاح رائج ہے جس میں آگ کو درمیان میں رکھ کر بغیر کسی اور کی موجودگی کے مرد عورت میاں بیوی بن جاتے ہیں۔ بس ان سب کو آتش پرست کہنا چاہیئے۔ مَیں نے جو کتاب پڑھی تھی اس کا دیباچہ اب تک میرے ذہن میں ہے اُس میں ایک فقرہ تھا جس کے الفاظ قریب قریب یہ تھے۔ (ترجمہ) جس کے معنی یہ ہیں کہ زردشتی اور ہندو مذہب ایک آواز کی دو گونجیں ہیں *

سب سے پہلی بات یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پارسی مذہب بہت پُرانا ہے ایک زمانہ تھا جبکہ دنیا میں تین بڑے مذاہب تھے جن میں سے ایک کو آج کل کی زبان میں یونانیات کہہ سکتے ہیں یعنی (ہے لن ازم) یونان کا مذہب۔ دوسرا زردشتی مذہب۔ اور تیسرا اہل ہنود کا مذہب۔ اس میں سے پہلے مذہب کو نصرانیت نگل گئی (مگر امر حق یہ ہے کہ یونانیت۔ نصرانیت کو کھا گئی۔ کیونکہ پولوس نے جس کا پُرانا نام ساؤس تھا۔ تمام دنیا کو عیسائی بنانے کے شوق میں سؤر کا گوشت حلال کیا۔ ختنے کی رسم کو مٹایا۔ اور ایک خدا کے تین خدا بنا دیئے۔ اور یہ سب باتیں یونانیت میں موجود تھیں) زردشتی اسلام کی نذر ہو گئے۔ ہندوؤں پر دونو کا اثر پڑا۔ مگر اب تک بچا ہُوا ہے۔ (اور ان کے بچنے کا راز صرف اس میں مضمر ہے کہ ان کے بزرگوں نے ہم کو نہایت گندہ اور ناپاک کر کے ان کے سامنے پیش کیا جسکی وجہ سے خلا ملا نہ ہونے پایا آج بھی حدیبیہ اگر ہو جائے تو اس کے نتائج قابل دید ہونگے)

سی۔ اے کن کیڈ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ آف جو ایک اچھے خاصے مصنّف ہیں وہ اس کو اس طرح حل کرتے ہیں۔ وہ ایک سوال کرتے ہیں کہ عقائد زردشتی ہیں کیا؟ اور پھر خود ہی جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ آتش پرستی تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے نہیں۔ اس مذہب والے آہورامزدا۔ کی پرستش کرتے ہیں۔ اب اگر زمانہ ماضی کو دیکھا جائے تو سائرس۔ کمبائی سس۔ اور دارائے اوّل۔ سب اسی آہورامزدا کی پرستش کرتے تھے۔ مگر ساتھ ہی زردشت کی تعلیم کو تسلیم نہ کرتے تھے۔ اور اصل زردشتی میڈیا والے تھے۔ اور یہی اصلی سبب ایران اور اہل میڈیا کے درمیان کشیدگی کا تھا۔ اگر یونانی مؤرخ ہیروڈوٹس کا بیان صحیح تسلیم کر لیا جائے کہ ایرانیوں نے پارسی مذہبی مقتداؤں کو اس روز خوب قتل کیا تھا۔ جبکہ دارائے اوّل نے اسمیڈیا کے خلاف کامیابی حاصل کی تھی اور سکندر اعظم کی فتح کے بعد میڈیا اور ایرانی ہردو زردشتی عقائد میں رنگین ہو گئے تھے اور اس لئے اس کے بعد ساسانی سلطنت قائم ہونے پر سب کے سب زردشتی ہو گئے تو سب کچھ مسئلہ صاف ہو جاتا ہے۔ یہ ہم کئی مرتبہ عرض کر چکے ہیں کہ مسیحؑ کی تعلیم کے بالکل خلاف پولوس کو بنی اسرائیل کے علاوہ عیسائی بنانے کا بڑا شوق تھا۔ لہٰذا اُس نے عیسویت کو اس نئی شکل میں یونان اور روم میں پہنچایا اور ابن ٹونین کے زمانے میں عیسائیت نے خوب ترقی کی یہاں تک ترقی کی کہ پلینی نے شہنشاہ ہیڈرن کو شکایت لکھی کہ چونکہ عیسائی مذہب کو بہت فروغ ہو رہا ہے۔ اس لئے ایشیائے کوچک کے کُل مندر ویران ہو گئے ہیں۔ اگرچہ بعد میں عیسائیوں پر سختیاں ہونے لگیں۔ مگر پھر بھی اس مذہب نے خوب ترقی کی۔ اس ترقی کا اندازہ یوں ہو سکتا ہے کہ جب ڈوکلٹن شہنشاہ روما ہُوا۔ اسوقت نصف آبادی عیسائی ہو چکی تھی۔ عیسائی مذہب ایک ایسا مذہب تھا۔ جس کو رومی بادشاہ پسند نہ کرتے تھے (اور شروع شروع میں پسند نہ کیا) کیونکہ رومی بادشاہ اپنی تصویر کی رعایا سے پرستش کراتے تھے۔ اور یہی وفاداری کی علامت خیال کیجاتی تھی رومیوں کے لئے یہ ایک معمولی بات تھی۔ جس طرح ہندوستان میں راجہ اپنی رعایا کے سامنے خدا بنے ہوئے تھے۔ مگر سچا عیسائی اس بات کو کبھی پسند نہ کرتا تھا۔ اور جب عیسائیوں نے انکار کیا تو ڈیوکلٹن نے تدبیر سوچی کہ کیا کیا جائے اس کے سپاہی ہمیشہ اسکی پوجا کرتے تھے۔ اور یہ امر قواعد فوجی میں داخل تھا۔ اس میں ان فوجیوں نے ایک خاص ترمیم کر دی۔ وہ اس طرح کہ اہورامزدا کے فرشتوں میں سے (اور در اصل خاص فرشتہ) جو امیشن اسپنٹا کے نیچے کام کرتا ہے۔ اس کا نام مترا ہے فرشتۂ نور۔ اور یہ انسان کا دوست خیال کیا جاتا ہے وہ سپاہی جو ایران کی سرحد پر متعین تھے انہوں نے اس فرشتہ کا نام سُنا اور اُس کو چھوٹا خدا بنا دیا کیونکہ یہ فرشتہ خدا کے نیچے کام کرتا تھا۔ اور مترا کا رومی بادشاہ کو اوتار خیال کرنے لگے۔ اس امر کو رومی بادشاہ نے بھی پسند کر لیا۔ کیونکہ اس کا منشاء تھا کہ اس کی پرستش ہو۔ اُس کی بلا سے کسی طرح ہو۔ مگر ہو۔ اس سے خوش ہو کر اس نے اس نئے مذہب کو شاہی مذہب بنا دیا۔ اور جنہوں نے نہ مانا وہ قتل کر دیئے گئے ÷

رومیوں کا طریقۂ قتل ملزمان خاص تھا۔ یعنی ملزم کو بھوکے شیر کے آگے چھوڑ دیا۔ وہ مر بھی گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں نے تماشا بھی دیکھ لیا۔ رومیوں نے اب عیسائیوں کا قتل و قمع اسی طریقہ سے شروع کر دیا۔ ہر بڑے شہر میں شیروں کے آگے یہ غریب ڈالے جاتے۔ اور دم بھر میں فنا ہو جاتے۔ اور بہت سے عیسائیوں نے اس نئے مذہب کومی ٹرا ازم کو قبول کر لیا۔ جنہوں نے قبول کیا وہ تو رہ گئے۔ اور جو انکار پر تُلے رہے وہ لقمۂ شیر ہو گئے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بظاہر پارسی یہی کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کے ماننے والے ہیں اور بس۔

اہورا مزدا ان خداؤں میں سے نہیں ہے جس نے بقول ان کے معتقدین کے یسوع اور کرشن کے انسانی جنم لیا ہو۔ مگر زردشتیوں کے یہاں بھی ایک روح القدس ہے۔ جس کا نام "اس پن ٹامی نو" ہے اور اس کے نیچے چھ اور فرشتے ہیں۔ اور پانی کا فرشتہ اردوان آزاد ہے شام کو ہر پارسی سمندر کے کنارے دعائیں مانگتا نظر آئیگا ؁

فرشتوں کے علاوہ نیچے دنیا کی روحیں اپنا کام کرتی ہیں۔ اس میں سب سے بڑا اہرمن ہے جو ہمیشہ روح القدس سے لڑا کرتا ہے۔ لیکن وقت ایسا آئیگا کہ اہرمن تباہ ہوگا۔ اور جس قدر روحیں دوزخ میں سزا پا رہی ہیں چاہے وہ کسی مذہب کی ہوں جنت میں جائینگی۔ اور یہی عقیدہ اسلام کا بھی ہے ؁

اہل یورپ کو ایرانی مذہب کا پتہ کیونکر لگا۔ یہ کہانی بھی دلچسپ ہے۔ ایک صاحب تھے۔ جن کا نام رچارڈ کوبی تھا وہ ۱۷۲۳ء میں ایک جلد وے ندی ڈاڈ یا پارسی قانون ملکی کی لے گئے اور آکسفورڈ یونی ورسٹی کے نذر کر دیا۔ مگر وہاں کوئی صاحب ایسے نہ تھے جو اس کو پڑھ سکتے۔ اس لئے وہاں کے اولیائے امور نے صرف اس بات پر قناعت کی کہ اس کتاب کو زنجیروں میں کس کر مقفّل کر دیا تاکہ کوئی اُڑا نہ دے ۱۷۵۴ء میں ایک فرانسیسی نے ان کوٹل دو پی رانی اس کی نقل پیرس میں دیکھی اس نے عزم بالجزم کر لیا کہ ہندوستان جا کر اس علم کو حاصل کرے وہ ۱۷۵۵ء میں روانہ ہوا۔ مگر غریب ہٹی ۱۷۵۸ء تک سورت نہ پہنچ سکا۔ وہاں اس کو ژند اوستا کی ایک جلد مل گئی (اس میں اصلی کتاب ربانی ژند سمجھی جاتی ہے۔ اور اوستا اس کی تفسیر ہے) کامل دو برس کی محنت شاقہ کے بعد اس نے اسکو فرانسیسی میں ترجمہ کر لیا۔ جس طرح میں نے لکھ دیا کہ اس نے ترجمہ کر لیا۔ اس قدر یہ آسان کام نہ تھا۔ پُرانی ایرانی زبان سنسکرت سے ملتی جلتی تھی اور بعض ایسے الفاظ اس میں داخل ہو گئے تھے کہ دستور کے لئے بھی سمجھنا مشکل تھا۔ اس فرانسیسی کی واپسی پر پیرس میں خوب خوشی منائی گئی۔ مگر انگریزوں نے اس کی صحت اور عدم صحت پر بحث شروع کر دی۔ اور سر ولیم جونز نے خاص طور سے کوشش کی کہ اس فرانسیسی کو کذاب ثابت کرے۔ لیکن زمانے نے اس کی سچائی پر مُہر کر دی۔ اور بعد کے تراجم اسی کے ترجمہ پر مبنی ہیں ؁

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندی پارسی ان کی اولاد میں ہیں جو ایران سے بھاگ کر آئے اور عربوں کی فتح کے بعد انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا سنہ ۶۳۶ء کی بات ہے۔ پہلے یہ خراسان گئے پھر ہرمز گئے۔ اور آخر میں ہندوستان آگئے۔ پہلے پہل یہ ڈیو میں لنگر انداز ہوئے۔ (یہ کاٹھیاواڑ میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے) اور اس کے بعد بذریعہ کشتی سان میں گئے جو گجرات میں ہے۔ راجپوت سردار نے جو پارسیوں کے ہاں جادی رانا کے نام سے مشہور ہے ان کو "خوش آمدید" کہا مگر ان کے ہتھیار چھین لئے۔ اور ان کو متعدد عادات و اطوار اختیار کرنے کے لئے مجبور کیا (اے پارسیو! اسلام اس سے اچھا ہی برتاؤ کرتا۔ لیکن الکفر ملۃ واحدۃ کو کیا کیا جائے۔) پارسیوں نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اس کے شرائط منظور کر لئے۔ "ہمے ہندوستان ہمہ یار باشیم" ہم سب ہندوستان کے دوست رہیں گے (اگر آپ ایران میں عربوں کے دوست رہتے تو وہ آپ کو اس سے زیادہ آرام سے رکھتے) سنجن سے وہ کامبے پہونچے۔ بروچ پہونچے نوساری پہونچے۔ اور بمبئی پہونچے سنہ ۱۶۷۳ء میں انہوں نے ملابار ہل پر (جہاں بادلا مڑ ورکیس کی بنیاد پڑی) ایک دخمہ بھی بنا لیا۔ جس کو انگریزی میں ٹاور آف سائلنس کہتے ہیں۔ ہندوؤں کے ساتھ رہتے رہتے ان میں ہندوؤں کی بہت سی عادتیں آگئی ہیں۔ (اور اب یہی مسلمانوں کا حال ہو گیا ہے افسوس) مگر وہ اپنی پرانی باتوں کی طرف آتے جاتے ہیں (کاش مسلمان بھی اصل مذہب پر آجائیں) ہندو اور عیسائی رہبانیت کو پسند کرتے ہیں جو اصل میں اعلیٰ درجہ کی بدمعاملگی ہے۔ اور خدا خوب جانتا ہے کہ اگر مجھ کو اس کا ڈر نہ ہوتا تو میں ... ... اب بھی کرتا۔ پارسیوں کے یہاں نکاح ایک نہایت ضروری شے ہے اگرچہ مرد عورت کے ماتھے پر جو ٹیکے لگائے جاتے ہیں (عورت کی پیشانی پر گول اور مرد کی پیشانی پر لانبا جسکو کان کی کہتے ہیں) وہ خالص ہندوؤں سے لئے گئے ہیں مگر ان کے یہاں عقیدہ ہے کہ یہ سورج اور چاند کے مظہر ہیں شوہر کو دن کا راجہ کہا جاتا ہے (وار راجا) اور عورت کو کن نیا کہتے ہیں (یہ بھی ہندوؤں سے لیا گیا ہے۔ جب نکاح ہونے لگتا ہے تو موبدان موبد یہ الفاظ کہتا ہے "خالق ارض و سما آپ کو اولاد دے۔ محبت دے۔ طاقت دے۔ لمبی عمر دے۔ اور آپکو ایک سو پچاس برس زندہ رکھے۔ پھر وہ شاہدوں سے باری باری دریافت کرتا ہے۔ اور جب ان سے جواب اثبات میں ملتا ہے۔ تب وہ شوہر و زوجہ سے دریافت کرتا ہے "کہ کیا آپ دونو اس نکاح پر راضی ہیں اپنے مرتے وقت تک"! دونو اثبات میں جواب دیتے ہیں۔ اسکے بعد نکاح ختم ہوتا ہے۔ اسکے بعد موبد یہ دعا دیتا ہے "آپ ایسے ہوں جیسے آپکے ایرانی بزرگ تھے"۔ پارسی بچہ پیدا ہوتے ہی پارسی نہیں خیال کیا جاتا ہے۔ بلکہ ساتویں اور پندرھویں سال ایک رسم نادجاب کی ادا کی جاتی ہے تب وہ زردشتی بنتا ہے۔ (ہندوؤں میں جنیؤ کے بعد ہندو ہوتا ہے) قبل اسکے کہ یہ رسم ہو بچہ کو پاک پانی سے نہلاتے ہیں اسکے بعد موبد اسکے ہاتھ پر ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک کردار رکھتا ہے جس کو انکی اصطلاح میں سدرہ کہتے ہیں۔ اگر سپید ہے تو اسکے معنے پاکی اور عصمت کے ہیں اُس سدرہ کے ہر حصے کے علیحدہ علیحدہ معنے ہوتے ہیں۔ آگے کا حصہ بچوں کو بزرگوں کی یاد دلاتا ہے۔ اور نیچے کا حصہ اُن فرائض کو جو اُسے خود کرنے ہیں۔ گلے کے نیچے کے حصے کو گریبان کہتے ہیں جس کے معنے نیکی کے ہیں۔ جب سدرہ اسکے ہاتھ میں دیدیا گیا تو لڑکا اپنے ایمان کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس اظہار کے بعد کُرتا پہنا دیا جاتا ہے اسکے بعد زنار کی باری آتی ہے جسکو وہ اپنی زبان میں کستی کہتے ہیں اور یہ اُن کے ہاں کمر میں باندھا جاتا ہے ان دونوں کاموں کے بعد وہ اچھا خاصہ زردشتی بن جاتا ہے ٭

اب مَیں پارسی جنازہ نکالنے کے بعد اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ جنازے کی رسم ان کے یہاں بہت مشکل ہے صرف خلاصہ عرض کرونگا۔

جب پارسی قریب المرگ ہوتا ہے تو دو موبد بلائے جاتے ہیں (جنکو آجکل دستور کہتے ہیں) وہ نو اور مرنے والا پے ٹٹ پڑھتا ہے یعنی وہ دُعا جس میں گناہوں سے شرمساری کا اظہار ہوتا ہے (یہ مثل یسین پڑھنے کے ہے) مرنے سے کچھ وقت پہلے پاک پانی مُنہ میں ڈالا جاتا ہے (یہ آب زمزم کے مثل ہے) مرنے کے وقت وہ نہلایا جاتا ہے اور سپید کفن دیا جاتا ہے کوئی رشتہ دار کستی کو بدن کے چاروں طرف باندھ دیتا ہے۔ اور اسکے بعد میت ایک سپید چادر پر رکھدی جاتی ہے۔ اور لوگ آکے زیارت کرتے ہیں اسکے بعد لاش انکے سپرد کردی جاتی ہے جن کے ذمہ یہ کام ہوتا ہے مگر اسکے بعد کوئی اس لاش کو چھو نہیں سکتا۔ یہ لوگ اسکو دخمے میں پہنچاتے ہیں۔ اور وارث ساتھ ہوتے ہیں جنازے کے ہمراہ جانے والوں کی پوشاک بالکل سپید ہوتی ہے۔ جب جنازہ دخمہ کے احاطے میں پہنچ جاتا ہے تو زمین پر رکھ دیا جاتا ہے تاکہ ورثا آخری مرتبہ دیکھ لیں۔ اسکے بعد میّت کے پاس ایک کتّا لاتے ہیں۔ اور اسکو لاش دکھاتے ہیں کیونکہ ایک زمانہ تھا کہ کُتے ہی لاش کھاتے تھے۔ پھر یہی لگا کہ لاش کُتّے سے چٹائی جانے لگی۔ اب صرف دکھانے کی رسم رہ گئی۔ اس کے بعد لاش دخمے کے اندر پہنچاتے ہیں۔ اب کفن اُتار لیتے ہیں تاکہ گدھ آکے کھانا شروع کردیں۔ قبر کے اندر چھوٹے چھوٹے کیڑے کھاتے ہیں اور یہاں گدھ کھاتے ہیں۔ فرق تو زیادہ ہے نہیں۔ جب ہڈیاں خشک ہوجاتی ہیں تو وہ خود گر پڑتی ہیں یا ہٹادی جاتی ہیں۔ رفتہ رفتہ یہ سب مٹی ہوجاتی ہیں جسکو بارش کا پانی بہالے جاتا ہے۔ اسمیں جو پانی آتا ہے وہ چھن کر آتا ہے کہ زمین گندی نہ ہو۔ ژند میں یہ بھی لکھا ہے کہ مادر زمین کو گندہ نہ کر ٭ (دلگداز)

سنہ ۱۹۳۱ء میں پنجاب کی مردم شماری

نمبر شمار	نام ضلع	سال مردم شماری	مرد	عورت	کل میزان
۱	رہتک	سنہ ۱۹۲۱ء	۴۱۷۳۷۹	۳۵۴۸۹۳	۷۷۲۲۷۲
		سنہ ۱۹۳۱ء	۴۳۲۶۷۰	۳۷۲۷۶۶	۸۰۵۴۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر شمار	نام ضلع	سال مردم شماری	مرد	عورت	کل میزان
۲	گوڑگانواں	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۶۷۸۰۰	۳۱۴۲۰۳	۸۵۲۰۰۳
		سنہ ۱۹۳۱ء	۳۹۸۵۲۵	۳۴۱۶۳۸	۷۴۰۱۶۳
۳	کرنال	سنہ ۱۹۲۱ء	۴۵۳۶۳۷	۳۷۵۰۸۹	۸۲۸۷۲۶
		سنہ ۱۹۳۱ء	۴۶۹۸۷۵	۳۸۲۷۴۳	۸۵۲۶۱۸
۴	انبالہ	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۸۳۸۰۲	۲۹۷۶۷۵	۶۸۱۴۷۷
		سنہ ۱۹۳۱ء	۴۱۵۴۰۳	۳۲۵۹۷۱	۷۴۱۳۷۴
۵	کانگڑہ	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۹۳۶۱۵	۳۷۲۴۵۰	۷۶۶۰۶۵
		سنہ ۱۹۳۱ء	۴۱۴۸۱۸	۳۸۵۶۷۸	۸۰۰۴۹۶
۶	ہوشیارپور	سنہ ۱۹۲۱ء	۴۹۸۶۶۲	۴۲۸۷۵۷	۹۲۷۴۱۹
		سنہ ۱۹۳۱ء	۵۵۲۵۷۷	۴۸۱۳۱۶	۱۰۳۳۸۹۳
۷	جالندھر	سنہ ۱۹۲۱ء	۴۵۵۱۷۴	۳۶۷۳۷۰	۹۲۲۵۴۴
		سنہ ۱۹۳۱ء	۵۱۲۳۳۸	۴۳۱۴۷۸	۹۴۳۶۱۶
۸	لدھیانہ	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۱۸۸۴۵	۲۴۷۸۷۷	۵۶۷۳۲۲
		سنہ ۱۹۳۱ء	۳۷۵۳۲۹	۲۹۶۹۶۵	۶۷۲۲۹۴
۹	لاہور	سنہ ۱۹۲۱ء	۶۴۶۱۷۱	۴۸۵۱۶۵	۵۶۷۶۲۲
		سنہ ۱۹۳۱ء	۷۹۲۸۴۷	۵۸۴۲۱۹	۶۷۲۲۹۴
۱۰	امرتسر	سنہ ۱۹۲۱ء	۵۱۹۱۴۶	۴۱۰۲۲۸	۹۲۹۳۷۴
		سنہ ۱۹۳۱ء	۶۲۱۵۲۰	۴۹۶۰۴۶	۱۱۱۷۵۶۶
۱۱	گورداسپور	سنہ ۱۹۲۱ء	۴۷۰۴۶۵	۳۸۱۷۲۷	۸۵۲۱۹۲
		سنہ ۱۹۳۱ء	۵۳۱۸۵۳	۴۳۹۱۹۸	۹۷۱۰۵۱
۱۲	گوجرانوالہ	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۴۴۶۹۵	۲۷۴۸۸۰	۶۲۳۵۸۱
		سنہ ۱۹۳۱ء	۴۰۸۵۶۴	۳۲۷۷۰۷	۷۳۶۲۷۱
۱۳	شیخوپورہ	سنہ ۱۹۲۱ء	۲۹۳۴۶۳	۲۲۹۶۷۲	۵۲۳۱۳۵
		سنہ ۱۹۳۱ء	۳۸۴۳۰۴	۳۱۲۳۲۶	۶۹۶۶۳۰
۱۴	گجرات	سنہ ۱۹۲۱ء	۴۳۸۵۵۰	۳۸۵۴۹۶	۸۲۴۰۴۵
		سنہ ۱۹۳۱ء	۴۹۸۵۵۸	۴۲۳۸۸۹	۹۲۲۴۴۷
۱۵	شاہپور	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۹۲۰۸۶	۳۲۷۸۳۲	۷۱۹۹۱۸
		سنہ ۱۹۳۱ء	۴۴۴۹۶۱	۳۷۵۹۰۴	۸۲۰۸۶۵
۱۶	جہلم	سنہ ۱۹۲۱ء	۲۴۱۳۸۶	۲۳۵۶۸۲	۴۷۷۰۶۸
		سنہ ۱۹۳۱ء	۲۸۲۷۷۷	۲۵۸۳۸۶	۵۴۱۱۶۳
۱۷	راولپنڈی	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۱۱۶۳۶	۲۵۷۵۸۸	۵۶۹۲۲۴
		سنہ ۱۹۳۱ء	۳۴۴۴۲۸	۲۹۲۵۹۳	۶۳۷۰۲۱
۱۸	اٹک	سنہ ۱۹۲۱ء	۲۶۴۹۱۹	۲۴۷۳۳۰	۵۱۲۲۴۹
		سنہ ۱۹۳۱ء	۳۰۶۹۹۷	۲۷۶۹۸۵	۵۸۳۹۸۲
۱۹	میانوالی	سنہ ۱۹۲۱ء	۱۹۰۰۲۱	۱۶۸۱۸۴	۳۵۸۲۰۵
		سنہ ۱۹۳۱ء	۲۱۶۰۰۱	۱۹۵۴۲۶	۴۱۱۴۲۷
۲۰	منٹگمری	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۹۳۳۷۲	۳۲۰۴۱۴	۷۱۳۷۸۶
		سنہ ۱۹۳۱ء	۵۵۱۵۴۵	۴۴۷۷۶۴	۹۹۹۳۰۹
۲۱	لائلپور	سنہ ۱۹۲۱ء	۵۴۶۴۶۱	۴۳۳۰۰۲	۹۷۹۴۶۳
		سنہ ۱۹۳۱ء	۶۳۰۴۳۶	۵۲۰۴۲۱	۱۱۵۰۸۵۷
۲۲	جھنگ	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۰۵۴۸۳	۲۶۵۰۷۶	۵۷۰۵۵۹
		سنہ ۱۹۳۱ء	۳۵۵۲۹۳	۳۰۸۹۳۰	۶۶۴۲۲۳
۲۳	ملتان	سنہ ۱۹۲۱ء	۴۸۸۰۹۱	۴۰۲۱۷۳	۸۹۰۲۶۴
		سنہ ۱۹۳۱ء			
۲۴	مظفرگڑھ	سنہ ۱۹۲۱ء	۳۰۸۶۰۵	۲۵۹۸۷۳	۵۶۸۴۷۸
		سنہ ۱۹۳۱ء	۳۲۰۶۷۸	۲۷۰۷۰۲	۵۹۱۳۸۰
۲۵	سرحد پار بلوچ علاقہ	سنہ ۱۹۲۱ء	۱۵۱۴۲	۱۱۶۱۶	۲۶۷۵۸
		سنہ ۱۹۳۱ء	۱۶۷۱۷	۱۲۸۲۵	۲۹۶۴۲
۲۶	دہلی	سنہ ۱۹۲۱ء	۲۸۱۶۶۳	۲۰۶۵۵۵	۴۸۸۱۸۸
		سنہ ۱۹۳۱ء	۳۶۸۸۸۸	۲۶۷۹۳۹	۶۳۶۸۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوشوارہ بقایا و فاضلہ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان بابت ماہ فروری ۱۹۳۱ء

نمبر	نام صیغہ	رقم بقایا		
۱	بیت المال	۴	۰	۷۴۰۴۰
۲	طبع و اشاعت	۹	۱۳	۱۵۱
۳	بورڈران ہائی	۰	۱۲	۲۴۳
۴	" احمدیہ	۹	۷	۳۱۸
۵	مقبرہ بہشتی	۰	۱۰	۷۸۳۵۱
۶	منارہ	۰	۰	۲۵۵۲
۷	قرضہ	۰	۰	۱۷۱۵۸
۸	پراویڈنٹ فنڈ	۲	۱۳	۳۶۸۲
۹	ترقی اسلام	۳	۸	۵۵
۱۰	بک ڈپو	۹	۷	۱۴۲
	میزان	۰	۹	۱۷۶۶۹۶

نمبر	نام صیغہ	رقم فاضلہ		
۱	بقایا و پیشگی	۹	۸	۳۴۲۹۱
۲	جائداد	۹	۸	۱۲۰۱
۳	تعمیر	۶	۱۱	۱۶۵۰
۴	ایجنسی	۰	۰	۴۸۵۰
۵	ناظر اعلیٰ	۶	۱	۴۷۴۸
۶	قضاء	۰	۶	۷۴
۷	افتاء	۰	۰	۱۵
۸	پرائیویٹ سیکرٹری	۹	۶	۴۵۷۴
۹	محاسب	۰	۸	۵۳۰۱
۱۰	ہسپتال	۳	۱۵	۱۳۹۵
۱۱	دعوۃ و تبلیغ	۳	۱۴	۳۹۴۴۷
۱۲	ہائی سکول	۳	۸	۱۲۱۸۳
۱۳	صدقات	۶	۱۵	۳۴۹۲
۱۴	گرلز سکول	۳	۸	۳۹۸۶
۱۵	مدرسہ احمدیہ	۶	۴	۹۸۶۱
۱۶	جامعہ احمدیہ	۳	۹	۵۷۳۸
۱۷	احمدیہ ہوسٹل	۰	۶	۱۹۰۴
۱۸	امور عامہ	۶	۷	۴۹۴۹
۱۹	ضیافت	۶	-	۱۱۲۹۴
۲۰	تعلیم و تربیت	۶	۱	۴۴۲۷
۲۱	تالیف و تصنیف	۳	۶	۷۴۱۴
۲۲	امور خارجہ	۶	۷	۳۵۹۸
۲۳	خلافت	۰	۹	۷۱۸۰
۲۴	تجارت	۳	۴	۲۱۱۴
	میزان	۰	۹	۱۷۶۶۹۶

محمد اشرف
محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

اخبارات سلسلہ احمدیہ

الفضل: ہفتہ میں تین بار دس روپیہ سالانہ۔ طلباء سے ۸ روپیہ سالانہ
ریویو آف ریلیجنز اردو ماہوار تین روپیہ سالانہ۔
ریویو آف ریلیجنز انگریزی۔ سات روپیہ سالانہ ۲۸ پونڈ کاغذ ۲۰×۳۰/۴
سن رائز: ہفتہ وار ۵ روپیہ سالانہ
مصباح: مہینہ میں دو بار مستورات کا اخبار ۲/۸ سالانہ
منگوانے کا پتہ: مہتمم طبع و اشاعت قادیان

ریویو آف ریلیجنز نمبر۳ اردو - قادیان دار الامان - ۵ مارچ ۱۹۳۱ء رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانی

ڈاکٹر ایس کے برمن

بی اے ایس
ڈاکٹر - ایس - کے - برمن
لمیٹڈ

منعقدہ ۱۸۷۵

اسٹار ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ

سنہ ۶۱۹۸۴

قریب پچاس سال سے مشہور پیٹنٹ دوائیں

ضروری اطلاع

ہر خاص و عام کو نہایت خوشی سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ کلکتہ کے مشہور نامی گرامی ڈاکٹر ایس کے برمن کے پچاس سالہ کارخانہ کو ترقی دیکر اچھی طرح خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے مذکورہ بالا نام سے لیمیٹڈ کرالیا گیا ہے۔

المشتہر
چنی لال برمن مالک کارخانہ ڈاکٹر ایس کے برمن

درد سر و ریاح کی دوا

اگر آپ ریاحی درد سے تڑپ رہے ہوں تو فوراً اسے استعمال کیجئے دیکھئے کتنی جلد آرام پاتے ہیں درد خواہ نصف یا پورے سر میں ہو سر کٹا جاتا ہو پھٹا جاتا ہو اڑا جاتا ہو اس دوا سے فوراً بند ہو لے ہر خاص و عام کو اس کی ایک شیشی ہر وقت پاس رکھنی چاہئے۔

قیمت فی شیشی نو آنہ ۹/
ڈاک محصول چھ آنہ ۶/

کیشراج تیل

اگر آپ بآسانی اپنے بالوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہوں تو اسے استعمال کریں یہ نہ صرف بالوں کو خوبصورت ہی بنانیکا دعویٰ رکھتا ہے بلکہ اس سے درد سر بھی دور ہو کر بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور بے وقت سفید نہیں ہوتے اسکے تیار کرنے میں خوشبو کی نسبت اسکے فائدہ پر زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے۔

قیمت فی شیشی ۱۵/ پندرہ آنہ - ڈاک محصول ۸/

نوٹ:- ہماری دوائیں ہر جگہ بکتی ہیں ڈاک خرچ بچانے کے لئے اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں ۔

صیغہ نمبر (۱۱۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:- شیخ محمد وارث رحمت علی سوداگر گورداسپور

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا